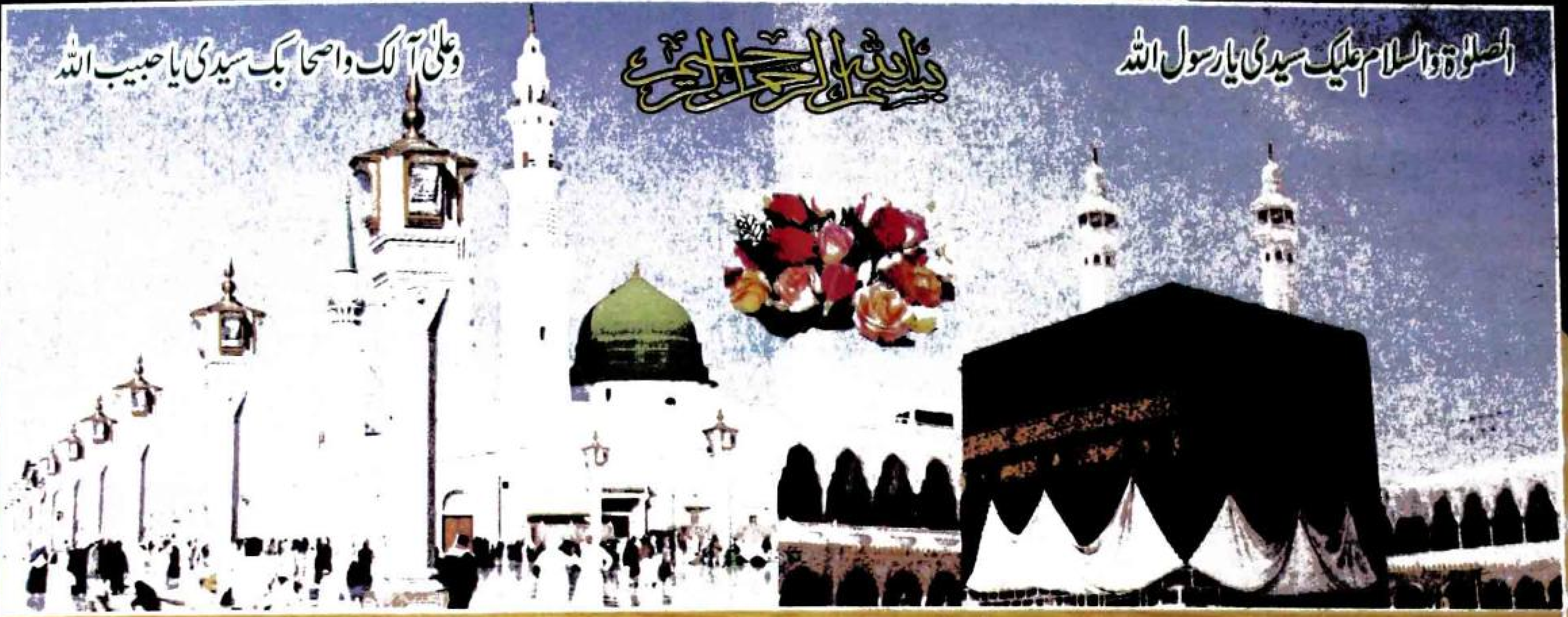

ماہنامہ

آواز اہلسنت

اردو/ English

گجرات پاکستان

اہل علم اور عوام کیلئے یکساں مفید
کثیر الاشاعت علمی و تحقیقی میگزین

زیر سرپرستی
پیشوائے اہلسنت، استاذ العلماء
پیر محمد افضل قادری دامت برکاتہم العالیہ

انٹرنیٹ پر مکمل شائع ہونیوالا میگزین "At "www.ahlesunnat.info

درس قرآن
عقیدہ توحید و شرک

تحریر: استاذ العلماء پیر محمد افضل قادری

صفحہ:10

درس حدیث
محبت رسول اور اسکے تقاضے

Teachings of Islam

Page:41

دار الافتاء اہلسنت

رسول اللہ ﷺ کی ابوذر رضی اللہ عنہ کو وصیتیں!
موت کیا ہے اور روح مرنے کے بعد کہاں رہتی ہے؟
فرائض اور واجبات کن وقتوں میں پڑھنا جائز ہے؟
وہ اوقات جن میں نفل نماز پڑھنا جائز نہیں!
نبی اکرم ﷺ کا جنازہ کس طرح اور کیسے ہوا؟
نکاح میں موجود گواہوں کیلئے شرائط!
شراب پینے والے کے متعلق وعیدیں!

فرعونِ راہ موسیٰ علیہ السلام

تحریر: علامہ محمد ابوالحسنین، راولپنڈی

مانگتے پھرتے ہیں اغیار سے مٹی کے چراغ
گھر کے خورشید پہ ڈال دیئے سائے ہم نے!

مسلمانوں کی موجودہ حالت پر لکھی گئی عبدالحق ظفر چشتی کی اعلیٰ تحریر

عالمی تنظیم اہلسنت کے زیر اہتمام یکم مئی 2007ء کو ساروکی چیمہ وزیر آباد میں ''کل پاکستان ناموس رسالت کانفرنس'' کا انعقاد، تمام سنی تنظیموں کی نمائندگی، غلامان رسول کا جم غفیر

marfat.com

مدینہ منورہ میں ان دنوں اس بات کا چرچا ہے اور ہمارے پاکستانی بھائی بھی اس بات پہ گواہ ہیں کہ گزشتہ دنوں ایک کبوتر مر کر روضہ شریف کے اندر جا گرا، منتظمین نے ایک نابالغ عرب بچے کو اندر بھیجا کہ وہ اس کبوتر کو اٹھا لائے۔ لیکن جب وہ بچہ روضہ رسول کے اندر سے واپس آتا ہے تو اس پر وجد کی کیفیت طاری ہے اور یہی نعرہ لگاتا ہے: محمد حیی محمد حیی (یعنی محمد ﷺ زندہ ہیں محمد ﷺ زندہ ہیں)۔ لہذا ہم امام اہلسنت الشاہ احمد رضا خاں فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی زبان میں کہتے ہیں۔ تو زندہ ہے واللہ تو زندہ ہے واللہ میری چشم عالم سے چھپ جانے والے۔

مخالف فرقوں کی تمام کوششیں وحربے ناکام، عالمی تنظیم اہلسنت کے زیراہتمام کل پاکستان ناموس رسالت کانفرنس ساروکی چیمہ میں منعقد ہوئی

چاروں صوبوں، کشمیر اور بیرونی ممالک سے ممتاز علماء اسلام، مشائخ عظام سمیت ہر طبقہ فکر سے تعلق رکھنے والی اہم شخصیات اور ہزاروں کی تعداد میں عوام الناس نے شرکت کی

وزیر آباد (اخبارات) غازی ناموس رسالت عامر چیمہ شہید رحمۃ اللہ علیہ کے پہلے عرس کے موقع پر عالمی تنظیم اہلسنت کے زیراہتمام کل پاکستان ناموس رسالت کانفرنس ناموس رسالت کمپلیکس ساروکی چیمہ وزیر آباد میں منعقد ہوئی۔ جس میں پاکستان کے چاروں صوبوں، کشمیر اور بیرونی ممالک سے ممتاز علماء اسلام اور مشائخ عظام سمیت ہر طبقہ فکر سے تعلق رکھنے والی اہم شخصیات اور ہزاروں کی تعداد میں عوام الناس نے شرکت کی۔ کانفرنس کی صدارت امیر عالمی تنظیم اہلسنت اور ناموس رسالت کمپلیکس کے بانی و مہتمم استاذ العلماء پیر محمد افضل قادری نے فرمائی۔ تنظیم کے مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا ضیاء اللہ رضوی نے درج ذیل قرار دادیں پیش کیں جنہیں ہزاروں لوگوں نے باتفاق رائے منظور کیا: 1۔ پاکستان کی اساس اسلام ہے اور اسلام ہی پاکستان کی بقا و ترقی کا ضامن ہے۔ پاکستان کو نظام مصطفی کے عملی نفاذ سے محروم رکھنے کی وجہ سے ہی پاکستان دولخت ہوا اور اب باقی ماندہ پاکستان عدم استحکام کا شکار ہے لہذا کل پاکستان ناموس رسالت کانفرنس کا عظیم الشان اجتماع مطالبہ کرتا ہے کہ پاکستان میں بلا تاخیر اسلامی حکومت کے قیام اور نظام مصطفی کے عملی نفاذ کیلئے مؤثر اقدامات اٹھائے جائیں! 2۔ حکومت پاکستان توہین رسالت ایکٹ 295/c میں کی گئی ترمیم واپس لے۔ نیز مسلم ممالک UNO پر مؤثر انداز میں دباؤ ڈال کر توہین انبیاء کے انسداد کیلئے قانون سازی کرائیں اور اس سلسلہ میں خود بھی ضروری اقدامات اٹھائیں! 3۔ انبیاء کرام کی گستاخی پر مبنی تمام لٹریچر ضبط کیا جائے اور اس کے ذمہ داروں کو سخت سے سخت سزا دی جائے۔ نیز گستاخانہ لٹریچر کی تشخیص کیلئے سپریم کورٹ اور ہائی کورٹ کے ججوں پر مشتمل بورڈ بنایا جائے! 4۔ کل پاکستان ناموس رسالت کانفرنس کا یہ عظیم الشان اجتماع قانون کی بالادستی کیلئے چیف جسٹس افتخار احمد چوہدری کی مثالی استقامت کو خراج تحسین پیش کرتا ہے اور مطالبہ کرتا ہے کہ فوجی جرنیل ملک پر رحم کھائیں اور بیرکوں میں واپس چلے جائیں تاکہ عدلیہ اور دیگر ادارے آزادی کے ساتھ نظام مملکت چلا سکیں 5۔ کفر والحاد، لادینیت اور عریانی وفحاشی کا سیلاب بڑی تیزی کے ساتھ پاکستان کو اپنی لپیٹ میں لے رہا ہے لہذا یہ عظیم الشان اجتماع علماء ومشائخ اور دینی حلقوں سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ اس یلغار کو روکنے کیلئے میدان عمل میں آئیں اور اسلامیان پاکستان کی شاندار علمی فکری عملی و تنظیمی تربیت کر کے پاکستان کو نظام مصطفی کا گہوارہ بنا کر دم لیں 6۔ عالمی تنظیم اہلسنت کی سپریم کونسل نے پاکستان میں نظام سیاست کی اصلاح، اسلامی اقدار کی حفاظت، نظام مصطفی کے نفاذ اور عوام کی فلاح وبہبود کیلئے دینی سیاسی جماعت "نظام مصطفی لیگ" قائم کر دی ہے۔ اسلامی نظام کے شیدائی اس بامقصد تنظیم میں شامل ہو کر مومنانہ کردار ادا فرمائیں۔

پیر افضل قادری اعلیٰ کردار کے مالک ہیں مخالف تنظیموں کو جھوٹی الزام تراشی کرنی یا کرانی زیب نہیں دیتی، باز نہ آئے تو محاسبہ کرینگے: سنی تنظیموں کے رہنماؤں کا اجلاس سے خطاب

لاہور (اخبارات) اہلسنت کی تنظیموں اور دینی مدارس کے ناظمین کا مشترکہ اجلاس جامعہ حزب الاحناف لاہور میں ہوا۔ جس میں جامعہ نعیمیہ کے ناظم اعلیٰ ڈاکٹر محمد سرفراز نعیمی، مرکزی میلاد مصطفی کے چیئرمین صاحبزادہ سید مختار اشرف رضوی، جمعیت علمائے پاکستان نفاذ شریعت کے صدر انجینئر محمد سلیم اللہ خان، انجمن طلباء اسلام کے صدر جاوید انجم وڑائچ، مرکزی جماعت اہلسنت کے سید [illegible] شاہ گیلانی، بزم علماء نظامیہ کے ناظم اعلیٰ علامہ طاہر تبسم قادری، مرکزی جماعت اہلسنت کے علامہ نواز بشیر جلالی، عالمی تنظیم اہلسنت کے سید شاہد حسین گردیزی، انجمن عاشقان رسول کے مفتی غلام علی نورانی، بزم رضائے مصطفی کے علاوہ محمد نعیم رضوی، جامعہ اشرف الجمال کے حاجی امداد اللہ نعیمی، وکلاء فورم کے حافظ محمد اعوان ایڈووکیٹ، تحریک تحفظ ناموس رسالت کے پیر سید [illegible] شاہ اور دیگر علماء نے اجلاس میں شرکت کی۔ اجلاس میں علماء نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ چند لوگ ناموس رسالت کے [illegible] مقدس مشن و تحریک [illegible] کرتے ہیں اور یہ وہی لوگ ہیں جنہوں نے شہید ناموس رسالت کے جنازے پر غنڈہ گردی کا مظاہرہ کیا تھا۔ انہوں نے پیر صاحب پر الزام تراشی کی شدید مذمت کی۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عامر شہید کے چہلم پر کیے گئے اعلان کے مطابق یکم مئی کو کل پاکستان ناموس رسالت کانفرنس کی شاندار کامیابی پر عالمی تنظیم اہلسنت کو مبارکباد پیش کرتے ہیں اور اس بات کا عہد کرتے ہیں کہ غازیان ناموس رسالت کی یاد میں قائم کردہ ناموس رسالت کمپلیکس (جو کہ اہلسنت وجماعت بریلوی کا ادارہ ہے) کی حفاظت کرینگے اور اسکے خلاف تمام سازشوں کو ناکام بنادینگے انشاء اللہ! نیز ہم استاذ العلماء پیر محمد افضل قادری کے بے پناہ خلوص ومحنت، اعلیٰ کردار اور دین کیلئے شاندار کوششوں کو سلام پیش کرتے ہیں

منجانب: میاں جی چوہدری غلام رسول چیمہ سابقہ چیئرمین وزیر آباد، چوہدری ظفر اللہ چیمہ، چوہدری منیر احمد چیمہ، چوہدری اسد منیر چیمہ ناظم، چوہدری محمد ریاض چیمہ، چوہدری ناصر محمود چیمہ، چوہدری اشتیاق احمد ایڈووکیٹ، چوہدری ذکاء اللہ چیمہ، میاں محمد افضل، چوہدری محمد اشفاق راجپوت، محمد رمضان رحمانی، چوہدری نور حسین، غلام رسول رحمانی، چوہدری محمد بشیر مہر، چوہدری محمد حسین مہر، چوہدری افتخار اختر و دیگر اہلیان ساروکی چیمہ وزیر آباد۔

marfat.com

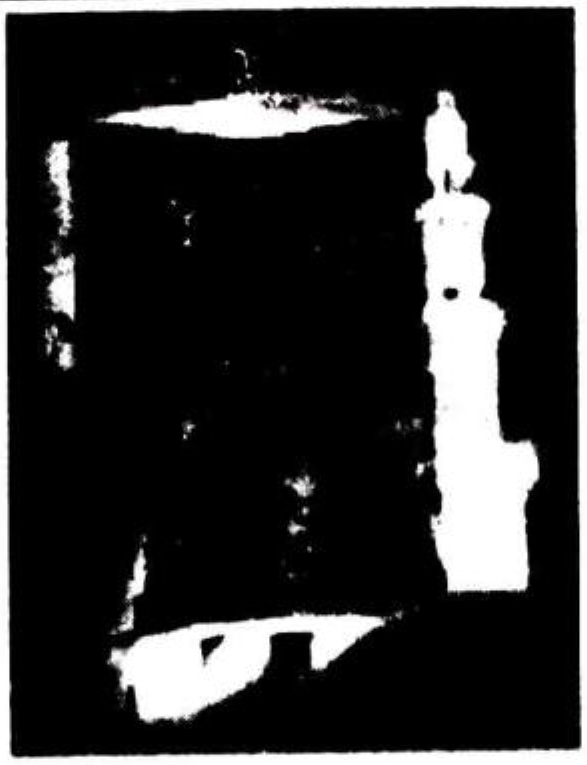

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ وعلیٰ آلک واصحابک یاحبیب اللہ

انقلاب نظام مصطفیٰ ﷺ کا حقیقی علمبردار

بیادگار: آفتاب طریقت وشریعت، قطب الاولیا حضرت خواجہ پیر محمد اسلم قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

ماہنامہ اردو English

آوازاہلسنت

جمادی الاولیٰ 1428ھ
جون 2007ء

اہل حق اور اہل جنت کا ترجمان

مقام اشاعت: "مرکز اہلسنت" نیک آباد (مراڑیاں شریف)، بائی پاس روڈ گجرات، پاکستان

سرپرستِ اعلیٰ: پیشوائے اہل سنت، استاذ العلماء، **پیر محمد افضل قادری** دامت برکاتہم العالیہ

سجادہ نشین خانقاہ قادریہ عالیہ، مرکزی امیر عالمی تنظیم اہل سنت، مہتمم: جامعہ قادریہ عالیہ + شریعت کالج طالبات

چیف ایڈیٹر: صاحبزادہ پیر محمد عثمان علی قادری ☆ ایڈیٹر: صاحبزادہ محمد اسلم قادری

ایصال ثواب: مقربین بارگاہ خدا و دربار مصطفیٰ ﷺ، وجمیع اہل ایمان، جن میں شامل ہیں **صاحبزادہ قاری محمد علی قادری** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

ادارتی کمیٹی: علامہ ابوالحسنین قادری، علامہ ضیاء اللہ قادری، قاری تنویر احمد، الحاج محمد سعید زرگر

قیمت 10 روپے، دفتر سے مستحقین فری حاصل کر سکتے ہیں!

سالانہ ممبر شپ حاصل کرنے کیلئے پاکستان سے 120 روپے، عرب ممالک سے 50 درہم، برطانیہ و یورپ سے 10 پونڈ، امریکی ریاستوں سے 20 ڈالر منی آرڈر کریں۔

اعزازی مشاورت: علامہ محمد ساجد القادری، علامہ محمد راشد تنویر قادری، علامہ محمد شاہد چشتی، فیاض احمد ہاشمی، پروفیسر بشیر احمد مرزا

قانونی مشاورت: میاں تنویر اشرف ایڈووکیٹ، چوہدری فاروق حیدر ایڈووکیٹ، چوہدری عثمان وڑائچ ایڈووکیٹ

سرکولیشن منیجر: محمد الیاس زکی، مصطفیٰ کمال، حافظ مشتاق، محمد اشرف کمپوزنگ: راحیل رؤف، بشارت محمود آفس سیکرٹری: حافظ شبیر حسین ساہی

برائے رابطہ: دفتر ماہنامہ آواز اہل سنت، نیک آباد (مراڑیاں شریف) بائی پاس روڈ گجرات پاکستان
فون 0533-3521401-402 فیکس 3511855

marfat.com

حمد

باری تعالیٰ

لائق حمد تری ذات کہ محمود ہے تو
لائق سجدہ تری ذات کہ مسجود ہے تو

انکساری مرا مقسوم کہ بندہ ہوں میں
خود نمائی ترا دستور کہ معبود ہے تو

بُعد اتنا کہ کبھی آنکھ نے دیکھا نہ تجھے
قُرب اتنا کہ مری جان میں موجود ہے تو

ہے ورا حد تعین سے تری ذات قدیم
کون کہتا ہے کسی سمت میں محدود ہے تو

حُسن پردے میں بھی بے پردہ نظر آتا ہے
اتنا چھپنے پہ بھی منظور ہے مشہود ہے تو

میری کیا بود کہ معدوم تھا معدوم ہوں میں
تری کیا شان کہ موجود تھا موجود ہے تو

ایک اعظم ہی نہیں عاشق ناچیز ترا
سب کا مطلوب ہے محبوب ہے مقصود ہے تو

نعت

رسول مقبول ﷺ

اے صبا مصطفیٰ سے جا کہنا غم کے مارے سلام کہتے ہیں
سبز گنبد کی ان بہاروں کو دل ہمارے سلام کہتے ہیں

آپ کی فکر سے چراغاں ہے آپ کا پیار غم کا درماں ہے
خارزاروں پہ آپ کا کرم پھول سارے سلام کہتے ہیں

سبز گنبد کا آنکھ میں منظر اور تصور میں آپ کا منبر
سامنے جالیاں ہیں روضے کی دل ہمارے سلام کہتے ہیں

ذکر تھا آخری مہینے کا تذکرہ چھڑ گیا مدینے کا
حاجیو! مصطفیٰ سے کہہ دینا بے سہارے سلام کہتے ہیں

اللہ اللہ حضور کے گیسو بھینی بھینی مہکتی وہ خوشبو
جن سے معمور ہے فضا ہر سو وہ نظارے سلام کہتے ہیں

اللہ اللہ حضور کی باتیں مرحبا رنگ و نور کی باتیں
چاند جن کی بلائیں لیتا ہے اور تارے سلام کہتے ہیں

زائر طیبہ! تو مدینے میں پیارے آقا سے اتنا کہہ دینا
آپ کی گرد راہ کو آقا دل ہمارے سلام کہتے ہیں

اے خدا کے حبیب پیارے رسول یہ ہمارا سلام کیجئے قبول
آج محفل میں جتنے حاضر ہیں مل کے سارے سلام

پیشکش: ''قادری نعت کونسل'' نیک آباد (مراڑیاں شریف) گجرات پاکستان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پروفیسر نذیر چیمہ کے کھلے خط کا جواب

اداریہ

من جانب: محمد الیاس زکی

سلام مسنون کے بعد گزارش ہے کہ کچھ دنوں سے پروفیسر نذیر چیمہ اور مخالف فرقے کے چند لوگ میڈیا پر استاذ العلماء حضرت پیر محمد افضل قادری مدظلہ کی کردار کشی کررہے ہیں اور سخت دکھ کی بات ہے کہ وہ انتہائی سوقیانہ الفاظ استعمال کررہے ہیں۔ جبکہ انکے تمام الزامات جھوٹ کا پلندہ ہیں اور وہ اپنے اس منفی رویہ سے ناموس رسالت کے مشن کو شدید نقصان پہنچا رہے ہیں اور اسکے پیچھے ایجنسیوں اور فرقہ پرست تنظیموں کا ہاتھ ہے۔ ہم ان سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ بے گناہ اور اعلیٰ کردار کی مالک عالم اسلام کی عظیم شخصیت پر بہتان باندھنے سے باز رہیں اور اگر ان میں کوئی صداقت ہے تو کسی ٹی وی یا کسی پنچایت کے روبرو جناب پیر صاحب سے مکالمہ کریں۔

الحمد للہ! استاذ العلماء حضرت پیر محمد افضل قادری مدظلہ تقریباً 40 سال سے قرآن مجید، حدیث شریف، تفسیر اور علوم اسلامیہ کی تعلیم دے رہے ہیں اور اب نہ صرف ان کے شاگرد بلکہ شاگردوں کے بھی شاگرد شیخ الحدیث، مفتی اور خطیب الاسلام جیسے مناصب پر فائز ہیں اور ان کے شاگرد علماء وعالمات فضلاء وفاضلات پوری دنیا میں دین اسلام کی اعلیٰ دینی خدمات میں مصروف عمل ہیں۔ اور نہ صرف ''ناموس رسالت کمپلیکس'' کا ادارہ بلکہ عالم اسلام کی عظیم دینی درسگاہ ''جامعہ قادریہ عالیہ وشریعت کالج طالبات'' اور اسکی 250 سے زائد شاخیں ان کی زیر سرپرستی چل رہی ہیں۔ اور ان کے کردار پر کبھی کسی نے شک نہیں کیا بلکہ تمام مکاتب فکر سے تعلق رکھنے والے لوگ ان کے تقویٰ، سچ بولنے اور اعلیٰ کردار اور اِن جیسی دیگر بے مثل خوبیوں کا اعتراف کرتے ہیں۔

جناب پیر صاحب نے گستاخانہ خاکوں سمیت تحفظ ناموس رسالت اور نظام مصطفیٰ کی تحریکوں میں ہمیشہ حصہ لیا ہے اور انہیں 13 بار میانوالی جیل سمیت مختلف جیلوں میں محبوس کیا گیا ہے۔ 24 مئی 1995 کو پارلیمنٹ ہاؤس اسلام آباد کے سامنے تاریخی مظاہرہ کرایا تو اس وقت کی وزیراعظم بے نظیر بھٹو نے 295/C میں ترمیم کی مزاحمت ختم کرنے کے عوض اسلام آباد میں وسیع رقبہ اور منہ مانگی مراعات کی پیش کش کیں۔ بے نظیر کے کوآرڈی نیٹر یوسف چاند اور دیگر گواہی دینگے کہ پیر صاحب نے یہ پیشکش سختی سے ٹھکرادی تھی۔ اور مشرف دورِ حکومت میں جب عالمی تنظیم اہلسنت نے نظام مصطفیٰ کے نفاذ کیلئے جی ایچ کیو کے سامنے مسلسل 18 دن گرفتاریاں پیش کیں تو ان کو وزارت اور ممبر سینٹ کی پیشکش کی گئی جسے آپ نے سختی سے ٹھکرادیا۔ الحمد للہ ہمیشہ ہی ایسا ہوا اور مختلف حکومتوں کی جانب سے مختلف تحریکوں کو بند کرنے کیلئے دی گئی آفرز کو ٹھکرادیا۔

گزشتہ دنوں استاذ العلماء پیر محمد افضل قادری مدظلہ نے اسی سلسلہ میں اسلام آباد کے صحافیوں سے گفتگو کی جو قارئین کی نظر ہے:

''گستاخانہ خاکوں کے خلاف پاکستان میں یکم مئی 2006ء کو پریس کلب لاہور کے سامنے سب سے پہلا مظاہرہ

marfat.com

راقم الحروف کی زیر قیادت ہوا تھا اور اسی تحریک میں جب غازی عامر چیمہ شہید ہوئے اور مغربی ممالک اور انٹرنیشنل میڈیا نے اس عظیم الشان شہادت کو خودکشی کا رنگ دیا تو راقم الحروف نے شہید کے عظیم کردار کو اجاگر کرنے کی قسم کھائی اور تاریخی نماز جنازہ سے لے کر تاریخی ختم چہلم (جس میں ہم نے 2 لاکھ سے زائد افراد کیلئے کھانے وغیرہ کا انتظام کیا تھا) تک مثالی کردار ادا کیا اور پھر پروفیسر نذیر چیمہ کی خواہش پر مزار شریف کی پر شکوہ تعمیرات اور چہلم کے انتظامات کا سارا خرچ جو کہ لاکھوں میں ہے میں نے اور میرے چند دوستوں نے خود کیا اور اس سلسلہ میں ایک پائی بھی شہید کے خاندان سے نہیں لی گئی بلکہ ملک بھر میں بڑے بڑے جلسوں میں ان کو دعوت دی اور انکی خدمت کروائی۔ اور پہلے روز سے مزار پر موجود فنڈ والے غلہ کی چابی پروفیسر نذیر چیمہ کو سپرد کر دی تھی اور چہلم کے موقع پر مزار بھی والدین کے سپرد کر دیا تھا۔ لہذا مزار سے متعلقہ تمام الزامات جھوٹ کا پلندہ ہیں جن کا حقیقت سے دور کا بھی کوئی تعلق نہیں۔

اب ہم نے ناموس رسالت کے مشن کو آگے بڑھانے کیلئے غازی علم الدین شہید غازی عامر شہید اور دیگر غازیان ناموس رسالت کی یاد میں مسجد، مدرسہ طلبہ، مدرسہ طالبات، فری ڈسپنسری، لائبریری اور دیگر یادگاروں پر مشتمل دنیا بھر میں اپنی نوعیت کا منفرد منصوبہ ''ناموس رسالت کمپلیکس'' بنانے کیلئے 4 کنال قیمتی اراضی خرید کر مسجد ومدرسہ کے نام پر وقف کروائی۔ الحمد للہ مزار شریف کی تعمیرات کیلئے ایک پائی چندہ نہیں کیا گیا البتہ ''ناموس رسالت کمپلیکس'' کیلئے کمیٹی نے چندے کی اپیل کی اور کمیٹی کے پاس اسکی پائی پائی کا حساب محفوظ ہے جسے ہر کوئی چیک کر سکتا ہے، کمپلیکس اس وقت 8 لاکھ کا مقروض ہے۔ اندریں حالات پروفیسر نذیر چیمہ کی کھلی زیادتی یہ ہے کہ ان کا استحقاق صرف مزار شریف تک محدود ہے جس میں ہم لوگوں نے کبھی مداخلت نہیں کی لیکن وہ مطالبہ کرتے ہیں کہ ناموس رسالت کمپلیکس کی وقف شدہ اراضی ان کے اور ان کے بھائیوں جن کا کالعدم تنظیموں سے تعلق ہے کے نام لگوائی جائے جبکہ اراضی مسجد ومدرسہ کے نام وقف ہے کسی کے نام منتقل نہیں ہو سکتی اور زمین دینے والے اور زمین حاصل کرنے والے اس ادارے کا انتظام مسلک اہلسنت بریلوی کے مطابق چلانا چاہتے ہیں اور اس اراضی میں پروفیسر نذیر چیمہ اور ان کے بھائیوں نے ایک پیسہ بھی خرچ نہیں کیا۔ نیز سارو کی چیمہ کے لوگ نہیں چاہتے کہ ان کا گاؤں دہشت گردی کا مرکز بنے۔ البتہ میں نے پروفیسر نذیر چیمہ کو 16 دسمبر 2006ء کو ناموس رسالت کمپلیکس کا سرپرست (سنی بریلوی عقیدہ کی پابندی کی شرط سے) نامزد کیا تھا اور انہوں نے آئین پر دستخط بھی کیے (اس آئین کا عکس صفحہ 8 اور 9 پر ملاحظہ فرمائیں) اور ان کو ذمہ داری سونپی گئی کہ وہ ناموس رسالت کا حساب وکتاب کمیٹی سے لیں اور کمیٹی کو مفید مشورے دیں لیکن افسوس کہ انہوں نے چند دنوں سے انتہائی منفی رویہ اختیار کر لیا ہے۔ جس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ انہوں نے ختم چہلم کے موقع پر ''غازی عامر شہید ٹرسٹ'' قائم کرنے اور غریب لڑکیوں کو جہیز دینے، یونیورسٹی، کالج، مدرسے ومساجد اور ہسپتال سمیت 17 نکاتی منصوبہ پیش کیا تھا۔ میں نے اور میرے ساتھیوں نے ان کی بھرپور تائید کی۔ لوگوں نے کروڑوں روپے انہیں ٹرسٹ کیلئے دیئے۔ مزار شریف کے غلے پر بھی ''عطیات برائے غازی عامر شہید ٹرسٹ'' لکھوایا گیا جس میں کروڑوں روپے لوگوں نے ڈالے۔ میں نے پروفیسر صاحب سے پرزور مطالبہ کیا کہ وہ یہ پیسہ ٹرسٹ کے منصوبہ جات پر خرچ کریں اور قوم کو حساب پیش کریں لیکن وہ انکاری ہوئے اور برہم ہو کر میری

marfat.com

کردار کشی کا سلسلہ شروع کیا لیکن الحمد للہ میرا معاملہ اللہ تعالیٰ اور مخلوق خدا سے صاف ہے۔ اور کھلی کتاب ہے جسے ہر شخص چیک کر سکتا ہے۔ اس مختصر وضاحت کے بعد کچھ اور حقائق واضح کرتا چلوں کہ

1۔ شہید کے جسم کو گن پوائنٹ پر نکال کر گجرات دفن کرنے کا الزام غلط بیانی کی انتہا ہے، میں نے ایسی کوئی دھمکی نہیں دی، بلکہ سچ یہ ہے کہ پروفیسر چیمہ خود شہید کو قبر سے نکال کر راولپنڈی منتقل کرنے پر مصر رہے اور میں نے ہمیشہ ان سے کہا یہ شرعاً جائز نہیں۔

2۔ نماز جنازہ میں پروفیسر نذیر چیمہ کے بھائی عصمت اللہ چیمہ اور منظور احمد چیمہ کے لائے ہوئے مخالف فرقے کی کالعدم تنظیم کے سینکڑوں مسلح دہشت گردوں نے اودھم مچایا، لاؤڈ سپیکر توڑ دیا، اسٹیج توڑ دیا۔ علماء اہلسنت کی طرف اسلحہ تان لیا جس کے نتیجے میں عوام بھی مشتعل ہوئے اور پولیس نے بھی لاٹھی چارج کیا۔ اس پر ویڈیو کیمرے گواہ ہیں۔

3۔ پروفیسر نذیر چیمہ نے کہا تھا کہ ان کا بیٹا سنی تھا، عاشق رسول تھا اور نبی اکرم ﷺ کا نام سن کر انگوٹھے چومتا تھا اور آنکھوں پر ملتا تھا۔ لہٰذا ان کی نماز جنازہ کی امامت سنی بریلوی عالم کرے گا لیکن جب مخالف فرقے کی کالعدم تنظیم کے دہشت گرد شہید کا صندوق عوام المسلمین کی مرضی اور شہید کے والد کے فیصلے کے برعکس ایک طرف لے جا کر جنازہ پڑھانے ہی لگے تھے تو لاکھوں اہلسنت نے انہیں ایسا نہ کرنے دیا اور میرے بیٹے پیر محمد عثمان علی قادری کو نماز جنازہ کی امامت پر مجبور کیا اور ایسے حالات میں پیر محمد عثمان علی قادری نے نماز جنازہ کی پہلی امامت کے فرائض انجام دیئے۔ اسکے بعد ڈاکٹر سرفراز احمد سیفی (سنی بریلوی) نے دوسری نماز جنازہ کی امامت کی۔ البتہ پروفیسر منور حسن اور امیر حمزہ کے نماز جنازہ پڑھانے کی جھوٹی خبریں اخبارات میں لگیں جسکے خلاف پروفیسر چیمہ صاحب نے کبھی احتجاج نہیں کیا۔

4۔ ہم نے بغیر چندہ کئے مزار کی بیشتر تعمیر کرائی اور شہید کے چہلم پر مزار شریف پروفیسر نذیر چیمہ کے حوالے کر دیا تھا اور غلہ پہلے دن سے پروفیسر نذیر چیمہ کی تحویل میں دے دیا تھا۔ لہٰذا مزار پر قبضہ کا الزام سفید جھوٹ ہے۔

5۔ ناموس رسالت کمپلیکس کی جگہ اہلسنت وجماعت (بریلوی) نے خریدی ہے اور مدرسہ کے نام کرائی ہے۔ (دیکھئے رجسٹری نمبر 9371 مورخہ 27-07-2006 وزیر آباد) لہٰذا پروفیسر نذیر چیمہ کی یہ زیادتی ہے کہ وہ ناموس رسالت کمپلیکس کی مخالفت کر کے مقدس مشن کو نقصان پہنچا رہے ہیں۔

6۔ یکم مئی کو عالمی تنظیم اہلسنت کے زیر اہتمام سارو کی چیمہ میں ہونیوالی کل پاکستان ''ناموس رسالت کانفرنس'' کا اعلان شہید کے چہلم کے موقع پر پروفیسر نذیر چیمہ کی اجازت سے ہوا تھا۔ اور اس میں شرکت کی خصوصی دعوت پروفیسر صاحب کو دی گئی تھی اس پر شرعی گواہی موجود ہے۔''

آخر میں میڈیا اور تمام قارئین سے التماس کرونگا کہ وہ پروفیسر چیمہ کو سمجھائیں کہ وہ اپنے شہید بیٹے کی عظمت اور انکے عظیم مشن کو نقصان پہنچانے سے باز رہیں اور کسے کے ہاتھوں استعمال نہ ہوں۔ اور اگر انہیں کوئی بھی شکایت ہے تو وہ کسی ٹی وی پر یا کسی پنچایت میں مجھ سے مکالمہ کریں اور تمام باتیں اور فریقین کا حساب و کتاب قوم کے سامنے ہو تاکہ حق واضح ہو جائے۔

نیز پروفیسر چیمہ کی آڑ لے کر شر پھیلانے والے اور فرقہ وارانہ عزائم حاصل کرنے والے اپنے مذموم ارادوں سے باز آجائیں وگرنہ وہ اللہ تعالیٰ کی گرفت سے بچ نہیں سکیں گے!

marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اغراض ومقاصد ودستور العمل ناموس رسالت کمپلیکس

متصل مزار اقدس حضرت غازی عامر چیمہ شہید رحمۃ اللہ علیہ بمقام ساروکی چیمہ تحصیل وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ

تاریخ:

شہید ناموس رسالت حضرت غازی عامر عبدالرحمٰن چیمہ شہید رحمۃ اللہ علیہ ابن محترم پروفیسر نذیر احمد چیمہ آف ڈھوک کشمیریاں راولپنڈی، حبیب خدا سید الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے گستاخانہ خاکوں کی اشاعت کرنے والے ایک جرمنی اخبار ''ڈائیویلٹ'' کے ایڈیٹر ہنرک بروڈر پر قاتلانہ حملہ کرنے کی پاداش میں 2/3 مئی 2006ء کو جرمن کے برلن شہر کی موآہٹ جیل میں تشدد کے نتیجے میں شہید ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ 13 مئی 2006ء کو ساروکی چیمہ میں تاریخی نماز جنازہ کے بعد مدفون ہوئے۔ 18 جون کو عالمی تنظیم اہلسنت کے زیر اہتمام ختم چہلم ہوا۔ جس میں ہزاروں علماء ومشائخ اور لاکھوں عوام المسلمین نے بڑی عقیدت کے ساتھ شرکت کی۔

عالمی تنظیم اہلسنّت کے مرکزی امیر پیر محمد افضل قادری نے ساروکی چیمہ کے اہلسنّت کے اصرار پر حضرت غازی عامر چیمہ شہید رحمۃ اللہ علیہ کے مزار اقدس سے متصل اراضی خرید کر عظیم الشان جامع مسجد، دینی درسگاہ، لائبریری اور فری ڈسپنسری کے قیام کے لیے مقامی زمیندار چوہدری ظفر اللہ چیمہ اور ان کے بیٹوں سے 4 کنال اراضی (ایک کنال فی سبیل اللہ اور 3 کنال اراضی بعوض 15 لاکھ روپے) حاصل کی اور باہمی مشاورت سے یہ اراضی معروف دینی درسگاہ جامعہ قادریہ عالیہ (رجسٹرڈ) نیک آباد کے نام وقف (خسرہ نمبر 2044، 2041 ساروکی چیمہ، رجسٹری نمبر 9371 مورخہ 27-7-06، انتقال نمبر 4041 مورخہ 16-8-06) کرادی گئی۔ وقف کنندہ چوہدری ظفر اللہ چیمہ نے پیر محمد افضل قادری آف نیک آباد مراڑیاں شریف گجرات کو مقاصد بالا کے لیے اس ادارے کے متولی ومہتمم کے حقوق لکھ دیئے۔

پیر محمد افضل قادری نے ایک عبوری انتظامیہ کمیٹی (سید شبیر احمد شیرازی، چوہدری ناصر محمود چیمہ اور حافظ کامران محمود کلیامی) کے تعاون سے ایک عارضی عمارت (برائے نماز، تدریس حفظ وناظرہ، دفتری امور اور وضو وغسل) کی تعمیر کر کے مقاصد بالا کے لیے ''ناموس رسالت کمپلیکس'' کے نام سے کام شروع کر دیا ہے۔ پیر سید شبیر احمد شیرازی آف ساروکی چیمہ کو ناموس رسالت کمپلیکس کا چیئرمین اور صاحبزادہ محمد ضیاء اللہ رضوی آف اسد کالونی گوجرانوالہ کو ناظم اعلیٰ کے اختیارات دے کر انتظامات ان کے سپرد کر دیئے ہیں اور ضروری سمجھا ہے کہ ''ناموس رسالت کمپلیکس'' کے اغراض ومقاصد طے کیے جائیں اور اس ادارے کا دستور العمل (آئین) اور تنظیمی ڈھانچہ بنایا جائے جو کہ درج ذیل ہے۔

اغراض ومقاصد

1۔ ناموس رسالت کمپلیکس کی تعمیر کرنا، ذرائع آمدن تلاش کرنا اور فنڈز کے حصول کے لیے کوشاں رہنا۔

2۔ ناموس رسالت کمپلیکس کی مسجد غازی عامر چیمہ شہید میں نماز باجماعت، نماز جمعہ اور دینی تعلیم، مسلمانوں کی دینی تربیت اور ایام اللہ منانے کا اہتمام کرنا۔

3۔ ناموس رسالت کمپلیکس کے جامعہ غازی علم الدین شہید میں مروجہ علوم اسلامیہ کی تعلیم وتدریس کا انتظام کرنا اور غازیان ناموس رسالت کے عظیم کارناموں کو اجاگر کرنا۔

4۔ دیگر دینی، تبلیغی، اصلاحی، روحانی واخلاقی اور سماجی ورفاہی امور میں حسب لائحہ عمل حصہ لینا۔

دستور العمل

دفعہ نمبر 1 نام: ناموس رسالت کمپلیکس

دفعہ نمبر 2 مقام: متصل مزار حضرت غازی عامر عبدالرحمٰن چیمہ شہید بمقام ساروکی چیمہ تحصیل وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ

دفعہ نمبر 3 مسلک: اس ادارے کی انتظامیہ اور تدریسی وانتظامی عملہ کے تمام افراد کے لیے لازم ہوگا کہ ان کا مسلک اہلسنّت وجماعت حنفی بریلوی ہو۔ اس عقیدے کا مخالف کسی بالا عہدے پر کام کرنے کا مجاز نہیں ہوگا اور یہ دفعہ ناقابل تنسیخ وتبدیل ہوگی۔

دفعہ نمبر 4 انتظامی ڈھانچہ: مہتمم، سرپرست، چیئرمین، وائس چیئرمین، ناظم اعلیٰ، نائب ناظم اعلیٰ، خازن، نائب خازن اور 5 سے 11 ارکان عاملہ پر مشتمل

ہوگا نیز مشاورت وحصول تعاون کے لیے 313 ممبران پر مشتمل ایک مجلس شوریٰ بھی بنائی جائے گی۔

دفعہ نمبر 5 فرائض واختیارات:

مہتمم:

انتظامیہ کمیٹی کی رہنمائی کرے گا کسی بھی بحران میں حتمی فیصلے کرے گا اور ناموس رسالت کمپلیکس کے چیئرمین وناظم اعلیٰ کی نامزدگی کرے گا۔ادارہ کے بانی پیر محمد افضل قادری تاحیات مہتمم ہوں گے اور ان کی وفات کے بعد یہ اختیارات جامعہ قادریہ عالیہ کے مہتمم کو حاصل ہوں گے۔

سرپرست:

کمیٹی کی سرپرستی کرے گا، حسابات آمد وخرچ اور کمیٹی کی کارکردگی کی نگرانی کرے گا۔ حضرت غازی عامر عبدالرحمٰن چیمہ رحمۃ اللہ علیہ کے والد ماجد جناب پروفیسر نذیر احمد چیمہ تاحیات ناموس رسالت کمپلیکس کے سرپرست کے عہدے پر فائز رہیں گے اور ان کے مفید مشوروں کو بہت اہمیت دی جائے گی۔

چیئرمین:

مہتمم کی عدم موجودگی میں اجلاس کی صدارت کرے گا۔ ناظم اعلیٰ کو اجلاس بلانے کی ہدایت جاری کرے گا۔ ادارے کے اغراض ومقاصد کو بروئے کار لانے کے لیے ضروری اقدامات اٹھائے گا۔ چیئرمین اور ناظم اعلیٰ باہمی مشاورت سے (مہتمم اور سرپرست کے علاوہ) دیگر عہدیداران اور ارکان عاملہ ومجلس شوریٰ کی نامزدگی کریں گے۔ بصورت اختلاف مہتمم کا فیصلہ حتمی ہوگا۔

وائس چیئرمین:

چیئرمین کا معاون خصوصی ہوگا اور چیئرمین کی عدم موجودگی میں چیئرمین کے فرائض اختیارات کا حامل ہوگا۔

ناظم اعلیٰ:

ادارے کے نظام کا ذمہ دار وکنٹرولر ہوگا، ریکارڈ بنائے گا، اجلاس طلب کرے گا اور عاملہ وشوریٰ کے اجلاس کی کارروائی کا ریکارڈ محفوظ رکھے گا۔

نائب ناظم اعلیٰ:

ناظم اعلیٰ کا معاون خصوصی ہوگا اور ناظم اعلیٰ کی عدم موجودگی میں اس کے فرائض واختیارات کا حامل ہوگا۔

خازن:

حسب ہدایات ناظم اعلیٰ ذرائع آمدن تلاش کرے گا، حسابات رکھے گا، سالانہ آڈٹ کرائے گا۔

نائب خازن:

خازن کا معاون خصوصی ہوگا اور اس کی عدم موجودگی میں اس کے فرائض واختیارات کا حامل ہوگا۔

ممبران عاملہ:

ممبران عاملہ اجلاس میں تجاویز پیش کریں گے، ووٹ استعمال کریں گے اور اغراض ومقاصد کے حصول کے لیے عہدیداران کے ساتھ معاونت کرینگے۔

مجلس شوریٰ:

مجلس شوریٰ کے سال میں کم از کم 2 اجلاس ہوں گے۔ ممبران شوریٰ ناموس رسالت کمپلیکس کی کارکردگی بہتر سے بہتر بنانے کے لیے مشورے دیں گے اور ناموس رسالت کمپلیکس کے اخراجات کے لیے فنڈز جمع کرنے کے لیے کوشاں رہیں گے اور حساب وکتاب چیک کرنے کے مجاز ہوں گے۔

نام مہتمم: پیر محمد افضل قادری — نام سرپرست: پروفیسر نذیر احمد چیمہ — نام چیئرمین: سید شبیر احمد شبیر رضوی — نام ناظم اعلیٰ: محمد ضیاء اللہ رضوی

دستخط: [signature] — دستخط: [signature] 16.12.06 — دستخط: [signature] 16/12/06 — دستخط: [signature]

تاریخ: ۲۴ ذوالقعدہ ۱۴۲۷ھ

marfat.com

روحانی فیوض وبرکات اور تصرفات موت سے ختم نہیں ہوتے

موت روح کے فنا ہونے کا نام نہیں۔ موت یہ ہے کہ روح کو جسم سے نکال کر کسی اور جگہ ٹھکانہ دیدیا جاتا ہے۔ کافر کی روح دوزخ یا کسی گندی جگہ قید کردی جاتی ہے اور مومن کی روح آزاد ہوتی ہے، زمین آسمان اور جنت میں جہاں چاہتی ہے سیر کرتی ہے اور روح جہاں بھی ہو اس کا تعلق جسم کے ساتھ قائم رہتا ہے اور جسم کی راحت و تکلیف کی صورت میں روح بھی راحت و تکلیف محسوس کرتی ہے اور یہی حال جسم کا بھی ہوتا ہے۔ جسم محفوظ رہے یا منتشر ہوجائے جسم کے منتشر ہونے کی صورت میں روح کا جسم کے ذرات کے ساتھ بدستور تعلق قائم رہتا ہے۔ لیکن انبیاء کرام اور بعض دیگر نیک بندوں کے اجسام قبروں میں محفوظ رکھے جاتے ہیں جیسا کہ احادیث سے ثابت ہے۔

اہل قبور قبروں میں جنت کی راحت اور دوزخ کا عذاب محسوس کرتے ہیں، سلام دینے والوں کا سلام سنتے ہیں بلکہ دفن کرکے جانے والوں کے جوتوں کی آواز سنتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ موت سے کسی ولی سے شان ولایت اور اس کے کمالات سلب نہیں کرتے۔ امام غزالی فرماتے ہیں:

''من يستمد فی حياته يستمد بعد وفاته.''

ترجمہ: ''جس ولی اللہ سے اس کی زندگی میں مدد حاصل کی جاتی ہے، اس سے اس کی وفات کے بعد بھی مدد حاصل کی جاسکتی ہے۔'' (1)

سند المحدثین حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ حضرت غوث اعظم شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں فرماتے ہیں:

''ولهذا گفته اند که ایشاں در قبر خود مثل احیاء تصرف می کنند.'' (2)

ترجمہ: ''اور اسی وجہ سے کہتے ہیں کہ وہ (حضرت غوث الاعظم) اپنی قبر شریف میں زندوں کی طرح تصرف کرتے ہیں۔''

بخاری و مسلم اور دیگر کتب صحاح میں اسراء کے ابواب میں یہ حدیث موجود ہے کہ معراج کی رات جب حضور نبی اکرم ﷺ کی امت پر پچاس نمازیں فرض ہوئیں تو حضرت موسیٰ علیہ السلام (جو صدیوں پہلے وفات پاچکے تھے) نے نبی علیہ السلام سے اصرار کیا کہ آپ اپنے رب کے پاس جائیں اور نمازوں میں تخفیف کا سوال کریں۔ چنانچہ نبی اکرم ﷺ کی بار بار دعا و سوال سے اللہ تعالیٰ نے 45 نمازیں معاف فرمائیں۔ (5،4،3)

حوالہ 1: ''بحواله مرقاة شرح مشكوة المصابيح''.
حوالہ 2: ''ہمات ہمعه نمبر 11، از سند المحدثين حضرت شاه ولی الله محدث دہلوی رحمة الله عليه.
حوالہ 3: ''صحيح بخاری'' کتاب الصلوه باب كيف فرضت الصلوة فی الاسراء الخ، حديث نمبر 336.
حوالہ 4: ''بسنن نسائی'' کتاب الصلوة باب فرض الصلوة الخ حديث نمبر 445.

یقیناً یہ وفات شدہ ہستی کی قیامت تک آنے والے مسلمانوں کی بہت بڑی امداد ہے۔

احادیث مبارکہ میں ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم وفات نبوی کے بعد مشکل حالات میں نبی اکرم ﷺ سے دور و نزدیک سے التجائیں اور فریادیں کرتے تھے۔ مشہور مفسر قرآن حافظ ابن کثیر دمشقی جنگ یمامہ کے بارے میں لکھتے ہیں:

''وکان شعارھم یومئذ یا محمداہ.'' (6)

ترجمہ: ''یعنی جنگ یمامہ میں جس کی قیادت حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمارہے تھے۔ صحابہ کرام کا مخصوص لفظ یامحمداہ تھا۔''

جس کا معنیٰ ہے اے محمد ﷺ مدد فرمائیں۔

امام بخاری نے الادب المفرد میں روایت کیا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا پاؤں سن ہو گیا تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا لوگوں میں سے سب سے پیاری ہستی کو پکاریں۔ تو انہوں نے پکارا:

''یامحمد ﷺ!''

تو اس سے ان کی ٹانگ درست ہو گئی۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے استاد محدث کبیر امام ابوبکر ابن ابی شیبہ نے اپنی مسند میں صحیح سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے کہ دور فاروقی میں قحط پڑا تو صحابی رسول حضرت بلال بن حارث رضی اللہ عنہ نے قبر نبوی ﷺ پر حاضر ہو کر عرض کیا:

''یارسول اللہ ﷺ استسق لامتک فانھم ھلکوا''

ترجمہ: ''اے اللہ کے رسول ﷺ آپ اپنی امت کے لیے بارش کی دعا فرمائیں، وہ ہلاک ہو رہی ہیں۔''

چنانچہ اسی حدیث میں ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے خواب میں بارش کی بشارت فرمائی۔''

اللہ تعالیٰ نے حضور نبی اکرم ﷺ کی نیابت میں آپ کی امت کے اولیاء کاملین کو بھی قبروں کے اندر سے فیض رسانی اور فریاد رسی کی شانیں عطاء فرمائی ہیں۔ اس سلسلہ میں ہزاروں اولیاء کاملین کے مشاہدات ہمارے سامنے ہیں اور اولیاء کرام کا راستہ ہی صراط مستقیم ہے۔

اللہ کی عطا سے محبوبان خدا غوث، داتا اور غیب جاننے والے ہو سکتے ہیں

غوث کا معنیٰ ہے فریاد کرنے والا اور فریاد کو پہنچنے والا۔ اللہ تعالیٰ کی عطا سے اللہ تعالیٰ کے نیک بندے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں فریاد کرتے ہیں اور مسلمانوں کی فریاد رسی کرتے ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''انما ولیکم اللہ ورسولہ والذین امنوا.''

ترجمہ: ''تمہارا مددگار اللہ ہے اور اس کا رسول ہے اور وہ لوگ جو ایمان لائے۔''(7)

صوفیاء عظام کی اصطلاح میں غوث ایک مرتبے کا نام ہے۔ غوث اس ولی اللہ کو کہا جاتا ہے جو ولایت کے اعلیٰ مرتبے پر فائز ہو اور اولیاء اللہ اس سے فیوض و برکات حاصل کرتے ہوں۔ بخاری شریف میں ہے:

''ولو سئلنی لاعطینہ.''

ترجمہ: ''اگر وہ (ولی اللہ) مجھ سے مانگے تو میں اسے عطا فرماتا ہوں۔''

توالحمدللہ ان مختصر دلائل سے اولیاء کاملین کیلئے غوث کے دونوں معانی ''فریاد کرنے والا'' اور ''فریاد رس'' ثابت ہوئے۔

رہا غوث اعظم (سب سے بڑا غوث) تو اس سے بھی اولیاء کی جماعت کے اندر سب سے بڑا غوث مراد ہوتا

حوالہ 5: ''صحیح ابن حبان'' کتاب الرقاق باب التواضع جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 236.
حوالہ 6: ''البدایۃ والنھایۃ'' جلد نمبر 7، صفحہ نمبر 221.

marfat.com

ہے نہ کہ اللہ تعالیٰ اور تمام موجودات سے بڑا فریاد رس جیسا کہ صدیق اکبر سے مراد صحابہ کبار کے اندر سب سے سچا ہے نہ کہ اللہ تعالیٰ سے بھی بڑا سچا اسی طرح فاروق اعظم بھی صحابہ کی نسبت سے ہے اور امام اعظم فقہا کی نسبت سے ہے اور غوث اعظم اولیاء اکرام کی نسبت سے ہے یا جس طرح محمد علی جناح کو قائد اعظم کو کہا جاتا ہے تو یہ تحریک پاکستان کے قائدین کی نسبت سے ہے یا جس طرح وزیر اعظم (سب سے بڑا بوجھ اٹھانے والا یا سب سے بڑا ذمہ دار) وزیروں کی نسبت سے ہے نہ کہ اللہ تعالیٰ کے مقابلہ میں۔

داتا کا ایک معنیٰ سخی ہے اور اولیاء کرام کو اس معنیٰ کے اعتبار سے داتا کہا جاتا ہے۔ الحمد للہ اولیاء اور علماء ربانیین اللہ تعالیٰ کی عطا سے علوم و معارف اور رشد و ہدایت کے خزانے تقسیم کرنے والے ہیں۔ حدیث مبارک ہے:

''انما انا قاسم و الله يعطى.''

ترجمہ: ''میں تقسیم کرتا ہوں اور اللہ عطا فرماتا ہے۔''

اور مشکوٰۃ المصابیح کی ایک حدیث میں ہے:

''العلماء ورثة الانبياء.''

ترجمہ: ''بیشک علماء (ربانیین) انبیاء کے وارثین و جانشین ہیں۔''

ایک حدیث مبارک میں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ سب سے بڑا سخی (داتا) کون ہے۔ صحابہ نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا اللہ سب سے بڑا سخی ہے اور پھر اولاد آدم میں سب سے بڑا سخی (داتا) میں ہوں اور میرے بعد سب سے بڑا سخی (داتا) وہ ہے جو علم پڑھے اور اس کی اشاعت کرے۔ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے ایک امیر یا ایک امت کی حیثیت سے اٹھائے گا۔ نیز ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''ومما رزقناهم ينفقون.'' (8)

ترجمہ: ''اور (وہ متقی بندے) اس رزق سے جو ہم نے ان کو عطا کیا ہے خرچ کرتے ہیں۔''

اور یہی ہے داتا یعنی سخی ہونے کی شان جو اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو عطا فرماتا ہے۔

اسی طرح انبیاء کرام، ملائکہ اور اولیاء عظام، اللہ تعالیٰ کی عطا سے علوم غیبیہ سے بہرہ ور ہوتے ہیں۔ غیب سے مراد وہ مخفی چیزیں ہیں جو حواس خمسہ (آنکھ، ناک، کان، زبان، جسم) سے محسوس نہیں ہوتیں اور بداہتہ عقل بھی ان کا ادراک نہیں کر سکتی۔ جیسے اللہ تعالیٰ کی ذات، فرشتے، جنت، دوزخ وغیرہ۔

اللہ تعالیٰ کا علم غیب اس کی ذاتی (غیر مخلوق) صفت ہے۔ کسی نبی، فرشتہ اور ولی کو ذاتی علم غیب کی صفت حاصل نہیں، قرآن مجید میں کئی ایک مقامات پر علم غیب ذاتی کو اللہ تعالیٰ کا خاصہ قرار دے کر اس علم غیب ذاتی کی مخلوقات سے نفی کی گئی ہے۔ جبکہ قرآن و حدیث کی واضح عبارات سے ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انبیاء کرام، ملائکہ اور اولیاء عظام کو علوم غیبیہ عطا فرمائے ہیں جیسا کہ قرآن مجید میں ہے:

وما كان الله ليطلعكم على الغيب ولكن الله يجتبى من رسله من يشاء.''

ترجمہ: ''اور اللہ تم کو غیب پر مطلع نہیں کرتا اور لیکن اپنے رسولوں سے جسے چاہتا ہے (غیب کے مطلع کرنے کے لیے) چن لیتا ہے۔'' (9)

جہاں قرآن کی آیات سے ثابت ہے کہ ذاتی

حوالہ 7: ''قرآن مجید'' پارہ نمبر 6، سورہ مائدہ، آیت نمبر 55.

حوالہ 8: ''قرآن مجید'' پارہ نمبر 1، سورہ بقرہ، آیت نمبر 3.

marfat.com

طور پر صرف اللہ ہی غیب جانتا ہے، وہاں اس آیت مبارکہ سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ اپنے رسولوں کو علم غیب عطا فرماتا ہے۔ چنانچہ طبرانی شریف میں ارشاد نبوی ہے:

''ان اللہ تعالی قد رفع لی الدنیا فانا انظر الیھا والی ماھو کائن فیھا الی یوم القیامۃ کانما انظر الی کفی ھذہ.'' (10)

ترجمہ: ''بیشک اللہ تعالیٰ نے دنیا میرے سامنے رکھ دی ہے تو میں اسے اور اس میں قیامت تک جو کچھ ہونے والا ہے کو دیکھتا ہوں جیسا کہ اپنی اس ہتھیلی کو دیکھتا ہوں۔''

کتب احادیث میں ہے:

''فعلمت مافی السماوات وما فی الارض والارض.''

ترجمہ: ''میں نے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے جان لیا۔'' (11)

صحاح ستہ میں سے جامع ترمذی میں حدیث ہے:

''فتجلی لی کل شی و عرفت.''

ترجمہ: ''تو ہر چیز میرے لیے روشن ہو گئی اور میں نے اسے پہچان لیا۔'' (12)

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو بھی علم غیب عطا کیا ہے۔ قرآن مجید میں ہے:

''ولا رطب ولا یابس الا فی کتاب مبین.''

ترجمہ: ''اور نہیں کوئی تر چیز اور خشک چیز مگر وہ روشن کتاب (لوح محفوظ) میں (لکھی ہوئی) ہے۔''

اس آیت کے تحت صاحب تفسیر خازن لکھتے ہیں:

''دوسری تفسیر یہ ہے کہ کتاب مبین سے لوح محفوظ مراد ہے۔ اس لیے کہ بے شک اللہ نے اس میں جو ہو گا اور جو کچھ زمین و آسمان کی تخلیق سے پہلے ہو چکا لکھا ہوا ہے اور لوح محفوظ میں تمام اشیاء کے لکھ دینے کا فائدہ یہ ہے کہ فرشتے اس کے علم کے نفاذ پر واقف ہو سکیں۔''

اس سلسلہ میں بخاری و مسلم میں ابن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے بتایا حالانکہ وہ سچے ہیں اور ان کی ہر بات سچی کر دی ہوئی ہے۔ تمہاری خلقت کا عمل ماؤں کے پیٹ میں اس طرح ہوتا ہے کہ چالیس روز نطفہ (مادہ منویہ) پھر چالیس روز لوتھڑا، اور پھر چالیس روز بوٹی کی صورت میں اس کے بعد اللہ تعالیٰ ایک فرشتے کو چار کاموں کے لیے بھیجتے ہیں تو فرشتے اس کے عمل، اس کی موت (جگہ و وقت) اس کا رزق اور اس کا دوزخی یا جنتی ہونا لکھ دیتا ہے پھر وہ اس میں جان ڈالتا ہے۔

حدیث بالا سے ثابت ہے کہ فرشتہ انسان کے عمل، موت، رزق اور جنتی و دوزخی ہونے کے بارے میں لکھ دیتا ہے جبکہ انسان ابھی چار ماہ کا ماں کے پیٹ میں ہوتا ہے۔ یہ سب امور غیبیہ ہیں جن کا علم اللہ تعالیٰ فرشتے کو عطا فرماتا ہے۔ انبیاء و ملائکہ کے علاوہ عام مسلمانوں کو بھی اللہ تعالیٰ علم غیب عطا فرماتے ہیں۔ قرآن مجید میں ہے:

''یومنون بالغیب.''

ترجمہ: ''وہ (متقی پرہیزگار) غیب پر ایمان رکھتے ہیں''

یہاں غیب سے مراد اللہ تعالیٰ، اس کی صفات، اس کے احکام، فرشتے، جن، جنت و دوزخ اور آخرت وغیرہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے دانائے غیوب حضرت محمد رسول اللہ ﷺ اور دیگر انبیاء کے ذریعے عام مسلمانوں کو بھی بعض امور غیب کا علم عطا فرمایا ہے کیونکہ علم کے بغیر کسی چیز پر ایمان لانا ممکن نہیں۔

حوالہ 09: "قرآن مجید" پارہ نمبر 4، سورہ آل عمران، آیت نمبر 179.
حوالہ 10: "مجمع الزوائد" جز نمبر 8، صفحہ نمبر 287، طبع بیروت.
حوالہ 11: "جامع ترمذی" کتاب تفسیر القرآن عن رسول اللہ، باب ومن سورۃ ص، حدیث نمبر 3157.
حوالہ 12: "صحیح ترمذی" کتاب تفسیر القرآن عن رسول اللہ، باب ومن سورۃ ص، حدیث نمبر 3159.

marfat.com

محبوبانِ خدا اللہ کی عطا سے دور سے سننے اور دیکھنے کی صلاحیت رکھتے ہیں:

قرآن و حدیث کے ٹھوس دلائل سے ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انبیاء کرام، اولیاء کاملین اور ملائکہ کو دور سے دیکھنے اور سننے کی قوت عطا فرمائی ہے۔ اس سلسلہ میں سابقہ بحث میں متعدد دلائل موجود ہیں یہاں اختصار کے ساتھ مزید چند دلائل پیش کئے جاتے ہیں۔ قرآن میں ہے:

یاایھا النبی انا ارسلنک شاھدا."

ترجمہ: ''اے غیب جاننے والے بے شک ہم نے آپ کو شاہد (اپنی پوری کائنات کا مشاہدہ کرنے والا) بنا کر بھیجا ہے۔'' (13)

تفسیر ابوالسعود میں اس آیت کے تحت ہے:

''علی من بعثت الیھم تراقب احوالھم وتشاھد اعمالھم.'' (14)

ترجمہ: ہم نے آپ کو شاہد بنا کر بھیجا ان پر جن کی طرف آپ مبعوث ہوئے آپ ان کے احوال دیکھتے ہیں اور ان کے اعمال کا مشاہدہ کرتے ہیں۔''

حضور ﷺ ساری کائنات کی طرف مبعوث ہوئے ہیں، لہٰذا آپ پوری کائنات کا مشاہدہ کرنے والے اور حاضر و ناظر ہیں۔ نماز میں روئے زمین کے مسلمانوں کو تعلیم دی گئی ہے کہ وہ ان لفظوں میں بارگاہِ نبوی ﷺ میں سلام عرض کریں:

''السلام علیک ایھا النبی و رحمۃ اللہ وبرکاتہ"

ترجمہ: ''اے غیب جاننے والے آپ پر سلام ہو اور اللہ کی رحمت و برکات۔''

صیغہ خطاب سے دور و نزدیک سے مسلمانوں کا سلام عرض کرنا دلیل ہے کہ سرکار مدینہ نگاہ نبوت سے پوری کائنات سے اپنے غلاموں کا سلام سنتے ہیں۔ معلوم ہوا دور و نزدیک سے صیغہ خطاب سے آپ ﷺ کو پکارنا اور سلام عرض کرنا شرک نہیں عین توحید ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے مدینہ منورہ میں خطبہ جمعہ کے دوران تین بار کہا:

''یا ساریۃ الجبل.''

ترجمہ: ''اے ساریہ پہاڑ کے ساتھ رہو۔''

جبکہ حضرت ساریہ ملک عراق میں نہاوند کے مقام پر کفار کے خلاف جنگ کی کمان کر رہے تھے۔ چند دنوں کے بعد ایک شخص مدینہ منورہ آئے تو انہوں نے بتایا کہ جنگ نہاوند میں ہم نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی آواز ''یاساریۃ الجبل'' سنی تھی اور اس پر عمل کیا تو اللہ تعالیٰ نے ہمیں فتح یاب فرمادیا۔ اس مشہور روایت سے ثابت ہوا کہ محبوبان خدا نگاہ ولایت سے اور کان ولایت سے دور دراز سے دیکھ سکتے ہیں اور سن سکتے ہیں۔ بلکہ قرآن مجید میں ہے:

''یراکم ھو وقبیلہ من حیث لاترونھم.''

ترجمہ: ''شیطان اور اس کا قبیلہ تمہیں دیکھتے ہیں جہاں سے تم انہیں نہیں دیکھتے۔'' (15)

یعنی اللہ تعالیٰ نے اپنے سب سے بڑے دشمن شیطان کو بھی روئے زمین کے لوگوں کے دلوں کے بھیدوں کو جاننے اور انکے اعمال کو دیکھنے کی صلاحیت و استعداد عطا کی ہے تو کیا اللہ تعالیٰ اپنے محبوب بندوں، انبیاء کرام و اولیاء عظام کو اس سے بڑھ کر غیب جاننے کی استعداد عطا نہیں فرما سکتا؟ یقیناً اللہ تعالیٰ اس پر قادر ہے۔ (جاری ہے!)

حوالہ 13: ''قرآن مجید'' پارہ نمبر 22، سورۃ احزاب، آیت نمبر 45.
حوالہ 14: ''تفسیر ابو سعود جز نمبر 7، صفحہ نمبر 107، طبع بیروت.
حوالہ 15: ''قرآن مجید'' پارہ نمبر 8، سورۃ اعراف آیت 27.

maktabah.org

نماز سے متعلقہ سات احادیث

☆ ''رسول اللہ ﷺ جب تکبیر (تحریمہ) کہتے تو اپنے دونوں ہاتھ کانوں کے برابر تک اٹھاتے۔''
(صحیح مسلم، جلد:1، صفحہ:168)

☆ ''رسول اللہ ﷺ (قیامِ) نماز میں اپنا دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ کے اوپر ناف کے نیچے رکھا کرتے تھے۔''
(مصنف ابن ابی شیبہ، جلد:1، صفحہ:390)

☆ ''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا ہوا؟ میں تم کو رفع یدین کرتے ہوئے دیکھ رہا ہوں، جیسے شریر گھوڑوں کی دمیں (نیچے اوپر ہو رہی) ہیں، نماز میں سکون اختیار کیا کرو۔''
(صحیح مسلم، جلد:1، صفحہ:181)

☆ ''رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھتے ہوئے جب... ولا الضالین پڑھا تو '' آمین '' آہستہ کہا۔''
(ابو داؤد طیالسی، جلد:1، صفحہ:92)

☆ ''جو امام کے پیچھے نماز پڑھے، تو امام کے قرأت کرنے سے اس کی قرأت بھی ادا ہو جاتی ہے۔''
(الآثار، صفحہ:17)

☆ ''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم نماز جنازہ پڑھ لو پس خالص میت کے لئے دعا کرو۔''
(صحیح ابن حبان، جلد:7، صفحہ:345۔)

☆ ''رسول اللہ ﷺ ماہ رمضان میں بیس رکعت علاوہ (تین رکعت) وتر کے پڑھا کرتے۔''
(سنن بیہقی کبیر، جلد:2، صفحہ:496۔)

marfat.com

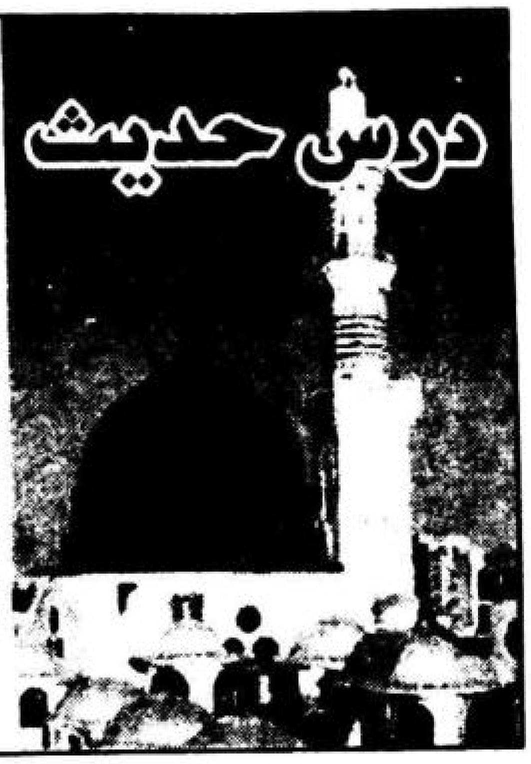

محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور اسکے تقاضے

تحریر: استاذ العلماء پیر محمد افضل قادری مدظلہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیم

"عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ لَایُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ وَّالِدِہٖ وَوَلَدِہٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ." (1، 2، 3،)

ترجمہ: "حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راویت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی ایک مؤمن نہیں ہو سکتا جب تک میں اُسے اُس کے والد، اولاد اور سب لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔" (4،5)

ایمان و کفر کی تعریف

ایمان کا لغوی معنیٰ ہے: تصدیق کرنا، کسی کو بے خوف کرنا۔ اور ایمان کا شرعی معنیٰ ہے: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم جو کچھ اللہ تعالیٰ کی طرف سے لائے، اُس کی دل سے تصدیق کرنا اور اگر اکراہ اور اضطرار کی حالت نہ ہو تو زبان سے اظہار کرنا۔

کفر ایمان کی ضد ہے۔ کفر کا لغوی معنیٰ ہے: چھپانا، انکار کرنا، ناشکری کرنا وغیرہ۔ اور کفر کا شرعی معنیٰ ہے: ضروریات دین (یعنی وہ دینی اُمور جنہیں خاص وعام جانتے ہوں کہ یہ دین میں سے ہیں۔) میں سے کسی ایک چیز کا انکار کر دینا۔

محبت نبوی ایمان کے لئے اساسی یعنی شرط ہے!

جیسے وضو نماز کے لئے شرط ہے یعنی اگر کوئی وضو پر قادر ہونے کے باوجود بغیر وضو کیے نماز پڑھے تو وہ نماز قبول نہیں ہوتی، ایسے ہی محبت نبوی ایمان کے لئے بمنزلہ وضو کے ہے بلکہ وضو سے بھی زیادہ اہم ہے۔ بعض حالات میں وضو کی بجائے تیمم سے نماز ادا ہو جاتی ہے، لیکن محبت رسول کے بغیر ایمان کے قبول ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں

حوالہ 1: "صحیح بخاری" کتاب الایمان، باب حب الرسول من الایمان، حدیث نمبر 14، صفہ نمبر 9۔

حوالہ 2: "صحیح مسلم" کتاب الایمان، باب وجوب محبۃ رسول اللہ الخ، حدیث نمبر 63۔

حوالہ 3: "سنن نسائی" کتاب الایمان وشانطہ، باب علامۃ الایمان، حدیث نمبر 4923۔

حوالہ 4: "سنن دارمی" کتاب الرقاق، باب لا یؤمن احدکم الخ، حدیث نمبر 2624۔

حوالہ 5: "مسند ابویعلی" کتاب قتادہ عن انس (رضی اللہ عنہما)، جز: 5، صفحہ نمبر 387، حدیث نمبر 3049۔

ہوتا۔ اس حدیث مبارکہ میں یہی حقیقت بیان کی گئی ہے۔

محبت نبوی کا سب محبتوں پر غلبہ ضروری ہے!

یاد رہے کہ صرف محبت نبوی کافی نہیں بلکہ مسلمان کے لئے لازم ہے کہ اس کے دل میں اللہ تعالیٰ کے محبوب حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی محبت دنیا کی ہر پیاری چیز حتی کہ اپنی جان سے بھی زیادہ ہو۔ جیسا کہ ارشاد ہے:

''اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِھِمْ.''

ترجمہ: ''نبی (ﷺ) مسلمانوں کے، اُن کی جانوں سے بھی زیادہ مالک ہیں۔'' (6)

نیز ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''قُلْ اِنْ کَانَ آبَاءُ کُمْ وَاَبْنَاءُ کُمْ وَاِخْوَانُکُمْ وَاَزْوَاجُکُمْ وَعَشِیْرَتُکُمْ وَاَمْوَالُ نِ اقْتَرَفْتُمُوْھَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ کَسَادَھَا وَمَسَاکِنُ تَرْضَوْنَھَا اَحَبَّ اِلَیْکُمْ مِنَ اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ وَجِھَادٍ فِیْ سَبِیْلِہٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰی یَاْتِیَ اللّٰہُ بِاَمْرِہٖ. وَاللّٰہُ لَایَھْدِی الْقَوْمَ الْفَاسِقِیْنَ.'' (7)

ترجمہ: ''فرما دو! (اے نبی اکرم ﷺ) اگر تمہیں تمہارے باپ دادے، تمہارے بیٹے پوتے، تمہارے بھائی، تمہاری بیویاں، تمہارے خاندان، تمہارے مال جو تم نے محنت کرکے کمائے، تمہاری تجارتیں جن میں خسارے کی تمہیں فکر رہتی ہے اور تمہارے پسندیدہ گھر اللہ اور اس کے رسول اور جہاد فی سبیل اللہ سے زیادہ پیارے ہیں، تو انتظار کرو حتی کہ اللہ تعالیٰ اپنا حکم (عذاب کا) لے آئے اور اللہ (اس حکم کے) نافرمانوں کو منزل مقصود تک نہیں پہنچاتا۔''

بخاری شریف میں ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ مجھے میری جان کے سوا ہر چیز سے زیادہ پیارے ہیں۔ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''لَاوَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْکَ مِنْ نَّفْسِکَ.''

ترجمہ: ''نہیں! قسم ہے اس کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! جب تک کہ میں تجھے جان سے پیارا نہ ہو جاؤں۔''

تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا: قسم بخدا! اب آپ مجھے میری جان سے بھی زیادہ پیارے ہو گئے ہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا:

''اَلْاٰنَ یَاعُمَرُ تَمَّ اِیْمَانُکَ.''

ترجمہ: ''عمر اب تمہارا ایمان کامل ہو گیا۔'' (8)

شارح مشکوٰۃ حضرت ملا علی قاری مکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس حدیث کے تحت لکھتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دل میں یکدم محبت نبوی کا کامل ہو جانا:

''بِبَرَکَةِ تَوَجُّھِہٖ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ.''

ترجمہ: ''نبی اکرم (ﷺ) کی باطنی توجہ کی برکت سے تھا۔''

حوالہ 6: ''قرآن مجید'' پارہ نمبر 21، سورہ احزاب۔ آیت نمبر 6۔

حوالہ 7: ''قرآن مجید'' پارہ نمبر 10، سورہ توبہ، آیت نمبر 24۔

حوالہ 8: ''صحیح بخاری'' کتاب الأیمان والنذور، باب کیف کانت یمین النبی ﷺ، حدیث نمبر 6142۔

marfat.com

محبت کی قسمیں اور حدیث میں کونسی مراد ہے؟

محبت کی تین قسمیں ہیں:

1. محبت طبعی۔ یعنی جن محبتوں کا طبیعت تقاضہ کرتی ہے۔

2. . محبت عقلی۔ یعنی جن محبتوں کا عقل تقاضہ کرتی ہے۔ جیسے مریض طبعاً کڑوی دوائی کو ناپسند کرتا ہے، لیکن عقل کے تقاضہ سے وہ دوائی کھالیتا ہے۔

3. محبت ایمانی۔ یعنی وہ محبت جس کا ایمان تقاضہ کرتا ہے۔ جیسا کہ اگر نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم کافر باپ یا کافر بیٹے کو جنگ میں قتل کرنے کا حکم دیں تو محبت طبعی کا تقاضہ تو یہ ہے کہ باپ اور بیٹے کو قتل نہ کیا جائے لیکن محبت ایمان کا تقاضہ یہ ہے کہ مسلمان اپنے باپ اور بیٹے کو قتل کر دے۔ جیسا کہ غزوہ بدر میں حضرت عبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے والد جراح کو قتل کیا اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے بیٹے سے لڑائی اور اُسے قتل کرنے کی اجازت طلب کی۔

حدیث بالا میں محبت عقلی اور محبت ایمانی مراد ہے!

محبت طبعی انسان کے اختیار میں نہیں، لہذا مسلمان محبت طبعی کا مکلف نہیں ہے۔ البتہ محبت عقلی اور محبت ایمانی کا مسلمان مکلف ہے، محبت ایمانی کی بنیاد پر حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو دنیا کی ہر چیز سے عزیز جاننا حدیث بالا اور دیگر مذکورہ بالا دلائل شرعیہ سے واضح ہے۔

لیکن محبت عقلی کی رو سے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم کی محبت کا دنیا کی ہر چیز سے زیادہ ہونے کی دلیل یہ ہے کہ محبت کی بنیاد کسی شے کا حسن، کمال اور حسان ہے۔ اور دلائل عقلیہ ونقلیہ سے ثابت ہے کہ اللہ کی مخلوقات میں سب سے زیادہ حسین و جمیل سب سے با کمال اور صاحب فضائل اور سب سے بڑے محسن و کریم صرف اور صرف سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے لعل، محبوب خدا، سید المرسلین، رحمۃ العالمین، شفیع المذنبین، سراج منیر، حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ فداہ روحی وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ سلم ہی ہیں۔ لہذا ایمان کے ساتھ ساتھ عقل کا بھی تقاضہ یہی ہے کہ مسلمان دنیا کی ہر شے سے زیادہ حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم کو محبوب جانے۔

محبت نبوی کے تقاضے اور علامات

قرآن وسنت کی رو سے محبت نبوی کے تقاضے اور علامات درج ذیل ہیں:

شان رسالت پر ایمان کامل:

جس طرح محض اللہ تعالیٰ کے موجود ہونے پر ایمان کافی نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی صفات اور کمالات کو ماننا لازم ہے، اسی طرح سرور دوعالم حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم کو صرف نبی یعنی صاحب وحی ماننا کافی نہیں بلکہ آپ کے فضائل و کمالات مثلاً یہ کہ آپ اسلام کے شارع یعنی قانون ساز ہیں...... آپ گناہوں سے معصوم ہیں...... آپ اللہ کی عطا سے ما کان وما یکون (جو ہو چکا اور جو کچھ ہونے والا ہے) کو جاننے والے ہیں...... آپ شاہد ہیں یعنی پوری کائنات کا مشاہدہ فرمار ہے ہیں......

آپ کو لاتعداد معجزات عطا کئے گئے...... آپ اللہ کے اذن سے مشکل کشا اور حاجت روا ہیں...... آپ تمام جہانوں میں شفاعت فرمانے والے ہیں...... آپ اپنی قبر انور میں زندہ ہیں اور قبر انور میں بھی خدا کے خزانے تقسیم فرما

رہے ہیں آپ کی اطاعت اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہے آپ کی گستاخی کفر ہے اور خدا تعالیٰ کی گستاخی ہے آپ آخری نبی ہیں آپ اللہ تعالیٰ کی ذاتی اور صفاتی تجلیات کا مرکز ہیں سید المرسلین ہیں رحمۃ للعلمین ہیں اللہ تعالیٰ کے محبوب ہیں

اور اللہ تعالیٰ کی عطا سے اس کے خزانوں کے مالک ہیں امام الانبیاء ہیں اللہ تعالیٰ اور مخلوقات کے درمیان وسیلہ کبریٰ اور واسطہ عظمی ہیں انسان کامل ہیں اور آپ کی حقیقت نور ہے آپ ہی کا نور اول المخلوقات ہے اور دیگر لاتعداد فضائل وخصائص اور کمالات پر ایمان بھی لازم ہے۔

آپ کا ادب واحترام

محبت نبوی کا دوسرا بڑا تقاضہ یہ ہے کہ مسلمان اللہ تعالیٰ کے بعد ساری کائنات میں سب سے زیادہ حضور نبی اکرم ﷺ کا ادب واحترام کرے۔

بخاری کتاب الشروط میں ہے کہ جب سفیر قریش عروہ بن مسعود ثقفی حدیبیہ کے مقام پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے مذاکرات کرکے مکہ مکرمہ لوٹے تو قریش مکہ سے کہا:

"یاقوم لقد وفدتُ علی المُلُوک ووفدتُ علی قیصر وکسری والنّجاشیَ واللّٰہ انْ رأیتُ ملکًا یُعظّمہٗ اصْحابُہٗ مایعظّمُ اصْحابُ مُحمّدٍ مُحمّدًا. انْ تنخّم نُخامۃً وقعتْ علی کفّ رجلٍ منْھُمْ فدلک بھا وجْھہٗ وجلْدہٗ. واذا توضّأ کادُوْا یقْتتلُوْن علی وضوءہ واذا تکلّم خفضُوْا لہٗ اصْواتھُمْ ومایُحمدُوْن النّظر الیْہ تعْظیْمًا لّہٗ. انّہٗ عرض علیْکُمْ خُطّۃ رُشْدٍ فاقْبلُوْھا."

ترجمہ: "اے میری قوم! میں کئی بادشاہوں کے پاس سفیر بن کر گیا ہوں، میں قیصر روم، کسریٰ ایران اور نجاشی حبشہ کے پاس بھی سفیر بن کر گیا۔ اللہ کی قسم! کسی بادشاہ کے ساتھی کسی بادشاہ کی اتنی تعظیم نہیں کرتے جیسا کہ محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) کے ساتھی اُن کی تعظیم کرتے ہیں۔ اگر وہ تھوکتے ہیں تو اُن کا کھنکار کسی ہاتھ پر پڑتا ہے تو وہ اُسے چہرے اور جسم پر مل لیتا ہے۔ اور وضو کرتے ہیں تو وضو کا استعمال شدہ پانی حاصل کرنے کے لئے لڑائی تک نوبت پہنچتی ہے۔ اور جب کلام کرتے ہیں تو سناٹا چھاجاتا ہے۔ وہ اُن کی تعظیم کی وجہ سے انہیں آنکھ بھر کر نہیں دیکھتے۔ یقیناً اُس شخص (حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) نے تم پر ہدایت پیش کی ہے تم اُسے قبول کرلو!"

یہ حدیث مبارک ایک نمونہ ہے، ورنہ صحابہ کرام سے ثابت ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے منسوب اشیاء، آپ کا لباس، برتن، آپ کے قیام کی جگہیں، آپ کا منبر مبارک اور دیگر آثار وتبرکات کی بے پناہ تعظیم کرتے اور آثار نبوی سے برکت وسکون حاصل کرتے تھے اور اِس پر بعد میں اُمت مسلمہ کا عمل رہا۔ لیکن آج کل یہود ونصاریٰ کے ایجنٹ نجدی علماء اپنی

حوالہ 09 "صحیح بخاری" کتاب الشروط، باب الشروط فی الجھاد الخ، حدیث نمبر 2529.

حوالہ 10 "صحیح ابن حبان" جلد نمبر 11، صفحہ نمبر 221، طبع مؤسسۃ الرسالہ بیروت.

حوالہ 11 "مسند احمد" جلد نمبر 4، صفحہ نمبر 330، طبع مؤسسۃ قرطبۃ، بیروت.

marfat.com

انگریزی شریعت کے مطابق نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے آثار وتبرکات کی تعظیم وتکریم کو شرک وکفر قرار دیتے ہیں۔ اَلْعِیَاذُ بِاللّٰہِ مِنْ ذَالِکَ!

شارح بخاری امام احمد قسطلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مواہب لدنیہ میں فرماتے ہیں:

"وَعَلَامَۃُ مُحَبَّتِہٖ مُحَبَّۃُ آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَدِیْنِہٖ وَبَلَدِہٖ بَلْ مُحَبَّۃُ کُلِّ شَیْئٍ یُنْسَبُ اِلَیْہِ."

ترجمہ: "آپ کی محبت کی علامت آپ کے آل واصحاب، آپ کے دین، آپ کے شہر (مکہ مکرمہ، مدینہ منورہ) سے محبت، بلکہ ہر اُس شے سے محبت ہے جو آپ کی طرف منسوب ہو۔"

آپ کی اطاعت مطلقہ

آپ اللہ تعالیٰ کے بعد اسلام کے شارع (قانون ساز) ہیں اور گناہوں سے معصوم ہیں، آپ کا ہر قول وفعل وحی خفی ہے۔ لہذا آپ کا ہر قول وفعل شریعت ہے، دین ہے اور جب تک ثابت نہ ہو جائے کہ آپ کا قول وفعل منسوخ ہے، یا آپ کا خاصہ ہے، آپ کے ہر قول وفعل کی پیروی واطاعت مسلمانوں پر لازم ہے۔ بلکہ آپ کی اطاعت درحقیقت اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہے۔

مسلمانوں پر لازم ہے کہ وہ عقائد اسلامیہ، عبادات، معاملات، اخلاقیات، بود وباش، آداب زندگی، تجارت، سیاست اور دیگر تمام اُمور میں حضور سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع واطاعت اختیار کریں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ."

ترجمہ: "فرمادو! اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری پیروی کرو! پھر اللہ تعالیٰ تمہیں اپنی محبت سے نوازے گا۔" (12)

آپ پر ہر چیز کو فدا کردینا

جیسا کہ آیت

"قُلْ اِنْ کَانَ آبَاؤُکُمْ.....الخ"

سے واضح ہے کہ محبت نبوی کا تقاضہ ہے کہ صحابہ کرام اور اہل بیت عظام کی سنت کے مطابق نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ناموس اور آپ کے دین کی حفاظت ومدافعت کے لئے اپنی عزت، جان، مال، اولاد سمیت ہر پیاری چیز کو قربان کردینا ضروری ہے۔

حضرت قاضی عیاض "شفا شریف" میں فرماتے ہیں:

"وَمِنْ مُحَبَّتِہٖ نَصْرُ دِیْنِہٖ وَالذَّبُّ عَنْ شَرِیْعَتِہٖ."

ترجمہ: "آپ کے دین کی امداد اور آپ کی شریعت مطہرہ کے دفاع کیلئے قربانیاں دینا ہی آپ کی محبت کی علامت ہے۔"

کثرت درود وسلام وکثرت ثناخوانی

ارشاد نبوی ہے:

"اَقْرَبُکُمْ اِلَیَّ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ اَوْلٰکُمْ بِیْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ اَکْثَرُکُمْ عَلَیَّ صَلٰوۃً." (13، 14، 15)

ترجمہ: "تم میں سے قیامت کے روز میرے سب سے زیادہ قریب (اور ایک روایت میں ہے) روز قیامت

حوالہ12: "قرآن مجید" پارہ نمبر، سورہ آل عمرآن، آیت نمبر 31.

حوالہ13: "مسند ابویعلی" جز نمبر9، صفحہ نمبر 13، حدیث نمبر 5080.

marfat.com

(میری شفاعت کا) سب سے زیادہ حقدار وہ ہے جس کا درود و سلام زیادہ ہو گا۔''

ایسے ہی حضور ﷺ کے معجزات، میلاد، معراج، سیرت وصورت اور دیگر کمالات کو بیان کرنا سنت صحابہ ہے۔ اور احادیث سے ثابت ہے کہ ایک ثنا خوان حضرت کعب بن زہیر سلمی رضی اللہ عنہ کو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی چادر مبارک عطا فرمائی اور حضرت عباس وحضرت حسان رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو ثنا خوانی ونعت خوانی ومیلاد بیان کرنے پر دعاؤں سے نوازا۔

بلکہ بخاری شریف میں ہے کہ نبی علیہ السلام حضرت حسان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نعت سننے کے لئے مسجد نبوی میں منبر بچھواتے تھے۔

آپ ﷺ کی خاطر غیرتمند ہونا

ارشاد نبوی ہے:

''لَا دِیْنَ لِمَنْ لَّا غَیْرَۃَ لَہٗ.''

ترجمہ: ''جس میں غیرت ایمانی نہیں اس کا کوئی دین نہیں۔''

اور سنت صحابہ سے ثابت ہے کہ انہوں نے غیرت نبوی کی بنیاد پر اپنے باپوں، بیٹوں اور پیاروں سے لڑائیاں کیں اور پسندیدہ بیویوں کو طلاقیں دیں۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک گستاخ رسول منافق کو قتل کر ڈالا تو تائید میں قرآن مجید کی آیت:

''فَلَا وَرَبِّکَ ...... الخ''

اور دیگر آیات کا نزول ہوا۔

افسوس ہے کہ آج کا مسلمان اپنی بہن، بیٹی اور اپنے خاندان کیلئے غیرت کھاتا ہے، لیکن محبوب خدا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے دین کیلئے غیرت کا جذبہ کمزور ہو چکا ہے!

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنے پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے طفیل امت مسلمہ کو حضور سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ذات گرامی اور آپ کی اعلیٰ وارفع نسبتوں سے سچی محبت کرنے کی توفیق عطا فرمائے!

آمِیْنْ! بِجَاہِ حَبِیْبِکَ الْکَرِیْمِ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَفْضَلُ التَّحِیَّۃِ وَالتَّسْلِیْم.

اعلان برائے ممبران ''ماہنامہ آوازِ اہلسنت''

جن حضرات نے ''ماہنامہ آوازِ اہلسنت'' کے حصول کیلئے سالانہ فیس جمع کروائی ہے انہیں 12 شمارے پہنچانا ادارہ کی ذمہ داری ہے۔

ایجنسی ہولڈرز ودیگر ممبران نوٹ فرمالیں!

منجانب: ادارہ ''ماہنامہ آوازِ اہلسنت''

حوالہ 14 ''البحر الزخار'' جز نمبر 4، صفحہ نمبر 278، حدیث نمبر 1446.

حوالہ 15: ''شعب الایمان بیہقی'' جز نمبر 3، صفحہ نمبر 111، حدیث نمبر 3035.

marfat.com

قرآن و سنت کی روشنی میں سوالوں کے مدلل جوابات پر مشتمل
دار الافتاء اہلسنت

صاحبزادہ پیر محمد عثمان علی قادری

رسول اللہ ﷺ کی ابوذر رضی اللہ عنہ کو وصیتیں!

سوال:

رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابی ابوذر رضی اللہ عنہ کو جو وصیتیں فرمائی تھیں وہ تحریر فرمادیں! نیز اس کا حوالہ بھی بتادیں؟ ممتاز، احمد نگر

جواب:

شعب الایمان میں یہ حدیث پاک موجود ہے کہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے عرض کی:

یارسول اللہ مجھے وصیت فرمایئے! آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں تم کو تقویٰ کی وصیت کرتا ہوں کہ اس سے تمہارے سب کام آراستہ ہوجائیں گے۔

میں نے عرض کی اور وصیت فرمایئے! فرمایا: تلاوت قرآن اور ذکر اللہ کو لازم کرلو کہ اس کی وجہ سے تمہارا ذکر آسمان میں ہوگا اور زمین میں تمہارے لئے نور ہوگا۔

میں نے عرض کی اور وصیت فرمایئے! اشاد فرمایا: زیادہ خاموشی لازم کرلو یہ شیطان کو دور کردے گی اور دین کے کاموں میں تمہیں مدد دے گی۔

میں نے عرض کی اور وصیت کیجئے! فرمایا: زیادہ ہنسنے سے بچو کہ یہ دل کو مردہ کردیتا ہے اور چہرہ کے نور کو دور کردیتا ہے۔

میں نے کہا یارسول اللہ ﷺ کچھ اور وصیت کیجئے! فرمایا: حق بولو اگرچہ کڑوا ہو۔

میں نے کہا اور وصیت کیجئے! فرمایا: اللہ کے راستے میں ملامت کرنیوالے کی ملامت سے نہ ڈرو۔

میں نے کہا اور وصیت کیجئے! فرمایا: تم کو دوسرے لوگوں سے روکے وہ چیز جو تم اپنے نفس سے جانتے ہو۔ یعنی جو اپنے عیوب کی طرف نظر رکھے گا وہ دوسروں کے عیوب میں نہیں پڑے گا لہذا اپنے عیب پر نظر کی جائے اور اسے زائل کرنے کی کوشش کی جائے۔

وہ اوقات جن میں نفل نماز پڑھنا جائز نہیں!

سوال:

کن کن وقتوں میں نوافل پڑھنا درست نہیں؟

مبشر، گوجرانوالہ

جواب:

درج ذیل وہ اوقات ہیں جن میں نوافل نماز پڑھنا

حوالہ 1: "شعب الایمان" امام ابوبکر احمد بن حسین بن علی بن موسی البیهقی، الرابع والعشرون من شعب الایمان وهو باب فی حفظ اللسان، فصل فی فضل السکوت الخ، جز: 4، صفحه نمبر 242، حدیث: 4942.

maarfat.com

درست نہیں:

1۔ طلوع فجر کے بعد فرضوں سے پہلے 2 رکعت سنتوں کے علاوہ کوئی نفل پڑھنا جائز نہیں۔

2۔ فجر کی نماز کے بعد سے سورج طلوع ہونے کے 20 منٹ بعد تک۔

3۔اپنی عصر کی نماز کے بعد سے مغرب کی نماز تک

4۔ جب خطیب جمعہ کا عربی خطبہ دینے کیلئے آجائے یہاں تک کہ نماز سے فارغ ہو جائے۔

5۔ اقامت کے وقت البتہ فجر کی سنتیں پڑھ سکتے ہیں۔ کیونکہ حدیث شریف میں فجر کی سنتوں کے بارے میں بہت زیادہ تاکید ہے لہٰذا جب تک جماعت کے نکلنے کا ڈر نہ ہو سنتیں پڑھ لی جائیں۔

6۔ عید کی نماز سے پہلے اگرچہ گھر میں ہوں، اور عید کی نماز کے بعد مسجد میں نہیں پڑھ سکتے۔

اوراس کی ایک وجہ یہ ہے کہ عید کا دن اپنے گھر والوں، رشتہ داروں اور دوست احباب سے ملاقات اور اظہار مسرت کا دن ہے یہی وجہ ہے کہ اس دن روزہ ناجائز ہے۔ لہٰذا فجر کی نماز کے بعد عید کی نماز کے لیے تیاری شروع کر دی جائے اور نوافل پڑھنا چھوڑ دیا جائے اور نماز عید کے بعد فوراً گھر آجائے تاکہ بچوں اور آنے والے دوستوں کے ساتھ عید کی مسرتوں میں شریک ہو۔ البتہ عید کی نماز پڑھ لینے اور لوگوں سے عید مل لینے کے بعد گھر میں نوافل پڑھ سکتا ہے۔

7۔ میدانِ عرفات اور مزدلفہ میں دو نماز کے درمیان۔

8۔ جب فرض نماز کا وقت کم رہ جائے۔

کیونکہ نفل وہ نماز ہے جو ہم پر لازم نہیں البتہ باعث ثواب ہے۔ لہٰذا فرض نماز کا وقت کم ہو تو نوافل کی بجائے فرض نماز پڑھنی چاہئے تاکہ اس میں تاخیر نہ ہو۔

9۔ پیشاب یا پاخانہ کی شدید حاجت ہو۔

10۔ کھانا حاضر ہو اور کھانے کو جی چاہتا ہو اور ہر وہ کام جو دل کو مشغول رکھے اور خشوع وخضوع میں خلل پیدا کرے۔ کیونکہ نماز بارگاہ خداوندی میں حاضری ہے لہٰذا ہر ایسا کام جو بار بار توجہ کو ہٹا دیتا ہے اور دل کا میلان اسی کام کی طرف ہو۔ پہلے اسے کیا جائے پھر اطمینان کے ساتھ نماز پڑھی جائے تاکہ نماز خشوع وخضوع کے ساتھ ادا ہو۔ (2،3،4)

یہ ہیں وہ اوقات جن میں نفل پڑھنا صحیح نہیں۔

فرائض اور واجبات کن وقتوں میں پڑھنا جائز نہیں!!!

سوال:

وہ کون سے اوقات ہیں جن میں نماز پڑھنا جائز نہیں ہے؟ مبشر، گوجرانوالہ

جواب:

تین اوقات ایسے ہیں جن میں فرض اور واجب نماز پڑھنا صحیح نہیں جبکہ وہ نماز ان اوقات کے آنے سے پہلے واجب ہوئی ہو (5)۔ وہ تین اوقات یہ ہیں:

حوالہ2: ''العنایہ شرح ھدایہ'' کتاب الصلوة باب المواقیت، فصل فی الاوقات التی تکرہ الخ، صفحہ:231، بیروت

حوالہ3: ''البحر الرائق شرح کنز الدقائق، کتاب الصلوة، باب الاوقات المنہی عن الصلوة فیہا.

حوالہ4: ''نصب الرایہ فی تخریج احادیث الھدایہ'' کتاب الصلوة، فصل فی الاوقات التی تکرہ فہا الصلوة.

حوالہ5: ''''العنایہ'' کتاب الصلوة، باب المواقیت، صفحہ نمبر 231، طبع دارالفکر بیروت.

marfat.com

1۔ سورج طلوع ہونے کے وقت سے اس کے بلند ہو جانے تک (تقریباً 20 منٹ کا وقت)۔

2۔ نصف النہار شرعی (یعنی صبح صادق سے غروب آفتاب کے کل وقت کا آدھا گذرنے) سے زوال شرعی (یعنی جب کسی چیز کا سایہ ختم ہونے کے بعد ظاہر ہویا کم ہو کر پھر بڑھنے لگے، اس وقت) تک (تقریباً 20 منٹ)

3۔ سورج کے زرد ہو جانے کے وقت یہاں تک کہ غروب ہو جائے (تقریباً 20 منٹ کا وقت)۔

نیز ان اوقات میں خانہ کعبہ کے طواف کی 2 رکعتیں اور نفل نماز پڑھنا بھی درست نہیں بلکہ مکروہ تحریمہ ہے۔ اگرچہ کسی آدمی نے نذر مانی کہ جب فلاں آدمی آئے گا میں دو رکعت نفل پڑھوں گا اور وہ شخص ان اوقات میں سے کسی وقت آ گیا تب بھی ان اوقات میں نوافل پڑھنا درست نہیں ہو گا بلکہ بعد میں پڑھے جائینگے۔

ہاں اگر ان اوقات میں سے کسی ایک وقت میں جنازہ آجائے تو اسے پڑھ سکتے ہیں، اس دن کی نماز عصر پڑھ سکتے ہیں، اور اسی طرح اگر اس وقت میں آیت سجدہ تلاوت کی تو اس کا سجدہ کر سکتے ہیں۔ لیکن کوئی گزشتہ نماز قضاء نہیں کر سکتے۔(6)

نبی اکرم ﷺ کا جنازہ کس طرح اور کیسے ہوا؟

سوال:

نبی اکرم ﷺ کا جنازہ کس طرح ہوا تھا؟

ایک قاریہ، میانوالی

جواب:

رسول اللہ ﷺ کی نصیحت کے مطابق غسل اور کفن کے بعد آپ کا جسدِ اقدس کمرے میں رکھ دیا گیا، تمام لوگ باہر آگئے۔ سب سے پہلے فرشتوں نے جنازہ ادا کیا، اس کے بعد آپ ﷺ کے خاندان کے لوگ آئے، پھر خاص صحابۂ کرام حاضر ہوئے اور آخر میں عام مسلمان آنے لگے۔ اور ان سب نے صرف رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں درود و سلام پیش کیا۔ یہی آپ ﷺ کا جنازہ تھا

موت کیا ہے اور روح مرنے کے بعد کہاں رہتی ہے؟

سوال:

موت کیا ہے اور مرنے کے بعد روح کہاں رہتی ہے؟ مقدس بٹ، راولپنڈی

جواب:

موت یہ ہے کہ روح بدن سے نکل جائے۔ لیکن روح نکل کر مٹ نہیں جاتی ہے بلکہ عالم برزخ میں رہتی ہے۔ اور ایمان و عمل کے اعتبار سے ہر ایک روح کیلئے الگ جگہ مقرر ہے اور قیامت آنے تک وہیں رہے گی۔ کسی کی جگہ عرش کے نیچے ہے اور کسی کی اعلیٰ علیین میں اور کسی کی زم زم شریف کسی کی جگہ اس کی قبر پر ہے اور بدکاروں کی روح قید رہتی ہے۔

بہر حال روح مرتی یا مٹتی نہیں بلکہ باقی رہتی ہے اور جس حال میں بھی ہو اور جہاں کہیں بھی ہو اپنے بدن سے ایک طرح کا لگاؤ رکھتی ہے بدن کی تکلیف سے اسے بھی تکلیف ہوتی ہے اور بدن کے آرام سے آرام پاتی ہے جو کوئی قبر پر آئے اسے دیکھتی پہچانتی اور اسکی بات سنتی ہے جیسا کہ حدیث پاک میں آیا ہے۔ (7)

حوالہ 6: "بہار شریعت" جلد نمبر 1، حصہ نمبر 3، باب نمبر 2، اوقات مکروہ کا بیان۔ ودیگر کتب معتبرہ۔

حوالہ 7: "شرح الصدور" امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ۔

maktabah.org

نکاح میں موجود گواہوں کیلئے شرائط!

سوال:

نکاح میں گواہوں کی موجودگی ضروری ہے، لیکن ان کیلئے شرائط کیا ہیں؟ ایک قاریہ، مرید کے

جواب:

نکاح میں گواہ ہونا ضروری ہیں۔ (8) اور اس سے مراد یہ ہے کہ ایجاب و قبول دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتوں کے سامنے ہو۔ اور گواہ آزاد عاقل بالغ ہوں اور نکاح کے الفاظ ساتھ سنیں۔ جبکہ بچوں اور پاگلوں کی گواہی سے نکاح منعقد نہیں ہوتا۔ نیز مسلمان مرد کا نکاح مسلمان عورت کے ساتھ ہو تو گواہوں کا مسلمان ہونا بھی شرط ہے

اور اگر نکاح کے گواہ فاسق ہوں یا اندھے یا محدود فی القذف (جسے زنا کا جھوٹا الزام لگانے کی پاداش میں 80 کوڑے لگ چکے ہوں) تو ان کی گواہی سے نکاح منعقد تو ہو جائے گا مگر عاقدین میں سے اگر کوئی انکار کر بیٹھے تو ان کی شہادت سے نکاح ثابت نہ ہو سکے گا۔

گواہوں کا ایجاب و قبول کے وقت موجود ہونا شرط ہے لہٰذا اگر نکاح اجازت پر موقوف ہے اور ایجاب و قبول گواہوں کے سامنے ہوئے اور اجازت کے وقت موجود نہ تھے تو نکاح ہو گیا اور اگر اس کا عکس ہو تو نکاح نہیں ہوا۔ اور یاد رہے کہ وہ دو شخص جو مجلس عقد میں مقرر کر لئے جاتے ہیں صرف وہ گواہ نہیں بلکہ تمام حاضرین گواہ ہیں جنہوں نے ایجاب و قبول سنا جبکہ وہ قابل شہادت ہوں۔

شراب پینے والے کے متعلق وعیدیں!

سوال: شراب پینے والے کے متعلق کچھ احادیث بتادیں؟ منیب، سیالکوٹ

جواب:

قرآن مجید میں شراب نوشی کو گناہ کبیرہ قرار دیا گیا ہے (9) اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

''ہر نشہ والی چیز شراب ہے اور ہر نشہ والی چیز حرام ہے۔ جو شخص دنیا میں شراب پیئے اور اس عادت میں مر جائے تو آخرت میں نہیں پیئے گا۔'' (10) اس باب میں حضرت ابوہریرہ، ابوسعید، عبداللہ بن عمرو، عبادہ، ابومالک اشعری اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ جبکہ حدیث ابن عمر حسن صحیح ہے۔ نیز حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

''جو شخص شراب پیئے اس کی چالیس دنوں کی نمازیں قبول نہیں ہوتیں۔ اگر توبہ کرے تو اللہ تعالیٰ توبہ قبول فرماتا ہے۔ دوبارہ پیئے تو پھر چالیس دنوں کی نمازیں قبول نہیں ہوتیں پھر اگر توبہ کرے تو اللہ تعالیٰ توبہ قبول فرماتا ہے اور اگر پھر پیئے تو اس کی چالیس دنوں کی نمازیں قبول نہیں ہوتیں اور اگر توبہ کرے تو اللہ تعالیٰ توبہ فرماتا ہے اور اگر چوتھی مرتبہ یہی حرکت کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی چالیس دنوں کی نمازیں قبول نہیں فرماتا اور اگر توبہ کرے تو اس کی توبہ بھی قبول نہیں فرماتا اور اس کو نہر خبال سے پلائے گا۔ پوچھا گیا اے ابوعبدالرحمٰن! نہر خبال کیا ہے؟ تو حضرت ابن عمر نے فرمایا: دوزخیوں کی پیپ کی ایک نہر ہے۔''

یہ حدیث حسن ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمرو اور حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی اسکے ہم معنی حدیث مروی ہے۔

حوالہ 08: ''نصب الرایہ'' حافظ جمال الدین محمد عبد الله ذیلعی، جلد نمبر 3، صفحہ نمبر 167، طبع ھند۔
حوالہ 09: ''قرآن مجید'' پارہ نمبر 2، سورہ بقرہ، آیت نمبر 219۔
حوالہ 10: ''صحیح مسلم'' کتاب الاشربۃ، باب بیان ان کل مسکر خمر الخ، حدیث نمبر 3733، ترقیم العلمیہ۔

marfat.com

سچی حکایات

سلطان الواعظین، مولانا ابوالنور محمد بشیر صاحب کی روح پرور اور سبق آموز کاوش

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضرت سلیمان علیہ السلام کو اللہ نے ایک عظیم الشان حکومت عطا فرمائی ہوئی تھی اور ہوا آپ کے بس میں کردی تھی، آپ ہوا کو جہاں حکم فرماتے تھے وہ ہوا آپ کے تخت کو اڑا کر وہاں پہنچادیتی تھی اور جن وانسان اور پرندے سب آپ کے تابع اور لشکری تھے۔ آپ حیوانات کی بولیاں بھی جانتے تھے۔ حضرت سلیمان علیہ السلام جب بیت المقدس کی تعمیر سے فارغ ہوئے تو آپ نے حرم شریف (مکہ معظمہ) پہنچنے کا عزم کیا چنانچہ تیاری شروع ہوئی اور آپ نے جنوں، انسانوں، پرندوں اور دیگر جانوروں کو ساتھ چلنے کا حکم دیا حتیٰ کہ ایک بہت بڑا لشکر تیار ہو گیا۔ یہ عظیم لشکر تقریباً تیس میل میں پورا آیا۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے حکم دیا تو ہوا نے تخت سلیمان کو معہ اس لشکر عظیم کے اٹھایا اور فوراً حرم شریف میں پہنچادیا۔ حضرت سلیمان علیہ السلام حرم شریف میں کچھ عرصہ ٹھہرے اس عرصہ میں آپ مکہ معظمہ میں ہر روز پانچ ہزار اونٹ، پانچ ہزار گائے اور بیس ہزار بکریاں ذبح فرماتے تھے اور اپنے لشکر میں ہمارے حضور سید الانبیاء ﷺ کی بشارت سناتے رہے کہ یہیں سے ایک نبی عربی پیدا ہوں گے جن کے بعد پھر کوئی اور نبی پیدا نہ ہو گا۔

حضرت سلیمان علیہ السلام کچھ عرصہ کے بعد مکہ معظمہ میں مناسک ادا فرمانے کے بعد ایک صبح کو وہاں سے چل کر صنعا ملک یمن میں پہنچے۔ مکہ معظمہ سے صنعاء کا ایک مہینے کا سفر ہے اور آپ مکہ معظمہ سے صبح کو روانہ ہوئے اور صنعاء زوال کے وقت پہنچ گئے آپ نے یہاں بھی کچھ عرصہ ٹھہرنے کا ارادہ فرمایا یہاں پہنچ کر پرندہ ہدہد ایک روز اوپر اڑا اور بہت اوپر تک جا پہنچا اور ساری دنیا کے طول وعرض کو دیکھا اس کو ایک سرسبز باغ نظر آیا۔ یہ باغ ملکہ بلقیس کا تھا اس نے دیکھا کہ اس باغ میں ایک ہدہد بیٹھا ہے حضرت سلیمان علیہ السلام کے ہُدہُد کا نام یعفور تھا۔ یعفور کی اور یمنی ہد ہد کی حسب ذیل گفتگو ہوئی۔

یمنی ہدہد: بھئی تم کہاں سے آئے اور کہاں جاؤ گے؟

یعفور: میں ملک شام سے اپنے بادشاہ سلیمان کے ساتھ آیا ہوں

یمنی ہدہد: سلیمان کون ہے؟

یعفور: وہ جنوں، انسانوں، پرندوں، جانوروں اور ہوا کا ایک عظیم الشان فرمانروا اور سلطان ہے اس میں بڑی طاقت ہے ہوا اس کی سواری ہے اور ہر چیز اس کی تابع ہے۔ اچھا تم بتاؤ کہ تم کس ملک کے ہو!

یمنی ہدہد: میں اسی ملک کا رہنے والا ہوں ہمارے اس ملک کی بادشاہ ایک عورت ہے جس کا نام بلقیس ہے اس کے ماتحت بارہ ہزار سپہ سالار ہیں اور ہر سپہ سالار کے ماتحت ایک ایک لاکھ سپاہی ہے۔ پھر اس نے یعفور سے کہا تم میرے ساتھ ایک عظیم ملک اور لشکر دیکھنے چلو گے؟

یعفور: بھئی میرے بادشاہ سلیمان علیہ السلام کی نماز عصر کا وقت ہو رہا ہے اور انہیں وضو کے لیے پانی درکار ہو گا اور پانی کی جگہ بتانے پر میں مامور ہوں اگر دیر ہو گئی تو وہ ناراض ہوں گے۔

یمنی ہدہد: نہیں بلکہ یہاں کے ملک اور فرمانروا بلقیس کی مفصل خبر سن کر خوش ہوں گے۔

یعفور: اچھا تو چلو۔ دونوں اڑے اور یعفور یمن کو دیکھنے لگا۔

ادھر حضرت سلیمان علیہ السلام نے نماز عصر کے وقت ہدہد کو طلب فرمایا تو وہ غیر حاضر نکلا آپ بڑے جلال میں آ گئے اور فرمایا کیا ہوا کہ میں ہدہد کو نہیں دیکھتا یا وہ واقعی حاضر نہیں۔ ضرور میں اسے سخت سزا دوں گا یا ذبح کر دوں گا یا کوئی روشن سند میرے پاس لائے۔ (قرآن کریم، پارہ:19)

اور پھر عقاب کو حکم دیا کہ وہ اڑ کر دیکھے کہ ہدہد کہاں ہے؟ چنانچہ عقاب اڑا اور بہت اوپر پہنچ کر ساری دنیا کو اس طرح دیکھنے لگا جس طرح آدمی اپنے ہاتھ کے پیالے کو دیکھتا ہے اچانک اسے ہدہد یمن کی طرف سے آتا ہوا دکھائی دیا۔ عقاب فوراً اس کے پاس پہنچا اور کہا غضب ہو گیا اپنی فکر کر لے اللہ کے نبی سلیمان نے تمہارے لیے قسم کھائی ہے کہ میں ہدہد کو سخت سزا دوں گا یا ذبح کر دوں گا۔

ہدہد نے ڈرتے ہوئے پوچھا اور اللہ کے نبی نے اس حلف میں کسی بات کا استثناء بھی فرمایا ہے یا نہیں؟ عقاب نے کہا ہاں یہ فرمایا ہے کہ یا کوئی روشن سند میرے پاس لائے۔

ہدہد نے کہا تو پھر میں بچ گیا میں ان کے لیے ایک بہت بڑی خبر لے کر آیا ہوں۔ پھر عقاب اور ہدہد دونوں بارگاہِ سلیمانی میں حاضر ہوئے حضرت سلیمان علیہ السلام نے رعب و جلال میں فرمایا: ''ہدہد کو حاضر کرو''

ہدہد بے چارہ دم بخود، اپنی دم نیچے کئے ہوئے پر زمین سے ملتا ہوا اور کانپتا ہوا حضرت سلیمان علیہ السلام کے قریب آیا تو حضرت سلیمان نے اس کو سر سے پکڑ کر اپنی طرف گھسیٹا۔ اس وقت ہدہد نے کہا:

''حضور! اللہ کے سامنے اپنی حاضری یاد کیجئے!''

حضرت سلیمان علیہ السلام نے یہ بات سن کر اسے چھوڑ دیا اور اسے معاف فرما دیا۔ پھر ہدہد نے اپنی غیر حاضری کی وجہ بیان کی اور بتایا کہ میں ایک بہت بڑی ملکہ کو دیکھ کر آیا ہوں خدا نے اسے ہر قسم کا سامان عیش و عشرت دے رکھا ہے اور وہ سورج کی پجارن ہے اور

''ولھا عرش عظیم''

ترجمہ: ''اور اس کا ایک بہت بڑا تخت ہے۔''

روایت ہے کہ یہ تخت سونے اور چاندی کا بنا ہوا تھا اور بڑے بڑے قیمتی جواہرات سے مرصع تھے۔ بلقیس نے ایک مضبوط گھر بنوایا تھا جس گھر میں دوسرا گھر تھا پھر اس گھر کے اندر تیسرا گھر تھا اور پھر اس تیرے گھر کے اندر چوتھا گھر تھا اسی طرح پھر اس میں پانچواں اور پانچویں میں چھٹا اور چھٹے میں ساتواں گھر تھا۔ اس ساتویں گھر میں وہ تخت مقفل تھا اور سات ہی غلاف اس تخت کو چڑھا رکھے تھے اور اس تخت کے چار عدد پائے تھے ایک پایہ سرخ یاقوت کا، دوسرا زرد یاقوت کا، تیسرا سبز زمرد کا اور چوتھا سفید موتی کا تھا۔ یہ تخت اسی گز لمبا، چالیس گز چوڑا اور تیس گز اونچا تھا۔ بلقیس ساتویں گھر کے اندر رکھے ہوئے اس تخت عظیم پر بیٹھا کرتی تھی ہر گھر کے باہر سخت پہرہ تھا اور بلقیس تک پہنچنا ایک دشوار امر تھا۔

ہدہد نے جب سلیمان علیہ السلام کو بلقیس کی بات سنائی تو سلیمان علیہ السلام نے فرمایا میرا ایک خط لے جاؤ اور بلقیس کو پہنچا آؤ۔ چنانچہ آپ نے ایک خط لکھا جس پر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لکھ کر لکھا؛

''ان لا تعلوا علی واتونی مسلمین.''

ترجمہ: ''میرے معاملہ میں بڑائی ظاہر نہ کرو اور مسلمان بن کر میرے حضور حاضر ہو جاؤ۔''

اور اس خط پر شاہی مہر ثبت کر کے ہدہد کو دے دیا ہدہد گیا اور ساتوں قلعوں کے پہروں سے بے نیاز ہو کر نبی کا یہ چٹھی رساں روشن دانوں میں سے گزرتا ہوا بلقیس تک جا پہنچا۔ بلقیس اس وقت سو رہی تھی ہدہد وہ خط بلقیس کے سینے پر رکھ کر باہر نکل آیا۔

بلقیس جب اٹھی تو یہ خط پا کر گھبرائی اور اعیان سلطنت سے مشورہ طلب کیا کہ کیا کیا جائے؟ وہ بولے کہ

marfat.com

آپ ڈرتی کیوں ہیں؟ ہم زور والے اور لڑنے میں ماہر ہیں سلیمان اگر لڑنا چاہتا تو لڑے ہم شکست تسلیم نہیں کرتے۔ آئندہ جو آپ کی مرضی۔ بلقیس نے کہا کہ جنگ اچھی چیز نہیں بادشاہ جب کسی شہر میں اپنے زور قوت سے داخل ہوتے ہیں تو اسے تباہ کردیتے ہیں میرا خیال ہے کہ میں سلیمان کی طرف ایک تحفہ بھیجوں اور پھر دیکھوں کہ سلیمان اسے قبول کرتے ہیں یا نہیں اگر وہ بادشاہ ہیں تو تحفہ قبول کرلیں گے اور اگر نبی ہیں تو میرا یہ تحفہ قبول نہ کریں گے۔

چنانچہ بلقیس نے پانچ سو غلام اور پانچ سو باندیاں بہترین ریشمی لباس اور زیورات کے ساتھ آراستہ کرکے انہیں ایسے گھوڑوں پر بٹھایا جن کی کاٹھیاں سونے کی اور لگامیں جواہرات سے مرصع تھیں اور ایک ہزار سونے اور چاندی کی اینٹیں اور ایک تاج جو بڑے بڑے قیمتی موتیوں سے مزین تھا وغیرہ وغیرہ معہ ایک خط کے اپنے قاصد کے ساتھ روانہ کئے۔

ہدہد دیکھ کر چل دیا اور سلیمان علیہ السلام کو سارا قصہ سنادیا۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے اپنے جنی لشکر کو حکم دیا کہ سونے چاندی کی اینٹیں بنا کر چھ میل تک انہیں اینٹوں کی سڑک بنادی جائے اور سڑک کے ادھر ادھر سونے اور چاندی کی بلند دیواریں کھڑی کردی جائیں اور سمندر کے جو خوبصورت جانور ہیں اسی طرح خشکی کے بھی جو خوبصورت جانور ہیں وہ سب حاضر کئے جائیں۔ چنانچہ آپ کے حکم کی تعمیل فوراً کی گئی چھ میل سونے چاندی کی سڑک بن گئی اس سڑک کے دونوں طرف سونے چاندی کی دیواریں بھی بن گئیں اور خشکی وتری کے خوبصورت جانور بھی حاضر کردیئے گئے اور پھر حضرت سلیمان علیہ السلام نے اپنے تخت کی دائیں جانب چار ہزار سونے کی کرسیاں اور بائیں جانب بھی چار ہزار سونے کی کرسیاں رکھوائیں اور ان پر اپنے مقربین وخواص کو بٹھایا اور اپنے جنی لشکر اور انسانی لشکر کو دور دور تک صف بہ صف کھڑا کردیا اور وحشی جانوروں اور درندوں اور چوپایوں کو بھی صف بہ صف کھڑا کردیا اس قسم کا شاہی دبدبہ اور جلال اور اس شان وشوکت کی حکمت چشم فلک نے کبھی دیکھی ہی نہ تھی۔

بلقیس کا قاصد اپنے زعم میں بڑا قیمتی تحفہ لایا تھا مگر جب اس نے سونے چاندی کی بنی ہوئی سڑک پر قدم رکھا اور ارد گرد سونے چاندی کی دیواریں دیکھیں اور پھر سلیمان علیہ السلام کی جاہ وعزت اور شان وشوکت کے نظارے دیکھے تو اس کا دل دھک دھک کرنے لگا اور شرم کے مارے پانی پانی ہوگیا اور سوچنے لگا کہ میں یہ بلقیس کا تحفہ کس منہ سے سلیمان کی خدمت میں پیش کروں گا۔ بہر حال جب وہ بارگاہ سلیمانی میں پہنچا تو حضرت نے فرمایا کیا تم لوگ مال ودنیا سے میری مدد کرنا چاہتے ہو تم لوگ اہل مفاخرت ہو دنیا پر فخر کرتے ہو ایک دوسرے کے تحفہ وہدیہ پر خوش ہوتے ہو مجھے نہ دنیا سے خوشی ہوتی ہے نہ اس کی حاجت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے بہت کچھ دے رکھا اور اتنا کچھ دیا ہے کہ اوروں کو نہ دیا باوجود اس کے دین ونبوت سے مجھ کو مشرف فرمایا ہے۔

لہٰذا اے بلقیس کے قاصد پلٹ جا اور یہ اپنا تحفہ لے جا اور جا کر کہہ دو کہ اگر وہ مسلمان ہو کر ہمارے حضور حاضر نہیں ہوتی تو ہم اس پر وہ لشکر لائیں گے کہ اس کے مقابلہ کی اسے طاقت نہ ہوگی اور ہم اسے ذلیل کرکے شہر سے نکال دیں گے۔

بلقیس کا قاصد یہ پیغام لے کر واپس پلٹا اور بلقیس سے سارا قصہ تفصیل سے کہا بلقیس نے غور سے سنا اور بولی بیشک وہ نبی ہے اور اس سے مقابلہ کرنا ہمارے بس کا کام نہیں۔ پھر اس نے اعیان سلطنت سے مشورہ طلب کرنے کے بعد حضرت سلیمان علیہ السلام کی خدمت میں خود حاضر ہونے کا ارادہ کرلیا۔ ہدہد نے یہ ساری رپورٹ حضرت سلیمان علیہ السلام تک پہنچادی اور حضرت سلیمان علیہ السلام نے بھرے

marfat.com

دربار میں یہ اعلان فرمایا:

"ایکم یأتینی بعرشها قبل ان یأتونی مسلمین"

ترجمہ: "کون ہے جو بلقیس کے یہاں پہنچنے سے پہلے پہلے اس کا تخت یہاں لے آئے۔"

عفریت نامی ایک جن اٹھا اور بولا:

"انا اتیک به قبل ان تقوم من مقامک."

ترجمہ: "آپ کا اجلاس برخاست ہونے سے پہلے پہلے میں لے آؤں گا۔"

حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا ہم اس سے بھی زیادہ جلدی منگوانا چاہتے ہیں۔ تو پھر ایک عالم کتاب ولی اللہ اٹھے اور بولے:

"انا اتیک به قبل ان یرتد الیک طرفک."

ترجمہ: "میں ایک پل مارنے سے پہلے لے آؤنگا"

یہ کہا اور پل کی پل میں وہ تخت لے بھی آئے اور سلیمان علیہ السلام نے دیکھا تو تخت سامنے رکھا تھا۔ پھر بلقیس بھی حضرت سلیمان علیہ السلام کی بارگاہ میں حاضر ہوئی اور حضرت کی شان و شوکت اور صداقت و نبوت کا نظارہ کرکے مسلمان ہو گئی۔

حوالہ: قرآن مجید پارہ نمبر19، + تفسیر روح البیان جلد2، صفحہ 896، + حیاۃ الحیوان، جلد2، صفحہ 305۔

سبق: حضرت سلیمان علیہ السلام کے دربار اور بلقیس کے تخت کے مقام کا درمیانی فاصلہ دو مہینہ کی راہ تھا اور طول و عرض اس کا آپ پڑھ چکے کہ تیس گز راونچا چالیس گز چوڑا اور اسی گز لمبا تھا۔ اتنی طویل مسافت اور اتنے وزن دار ہونے اور اتنے محفوظ مقام میں ہونے کے باوجود سلیمان علیہ السلام کا ایک سپاہی اسے پل بھر میں لے آیا تو پھر جو سلیمان علیہ السلام کے آقا و مولیٰ حضور سید الانبیاء ﷺ کے اولیاء امت ہیں وہ کیوں دور دراز کی مسافت سے کسی مظلوم کی اعانت و حمایت کو نہیں پہنچ سکتے؟

وہ عالم کتاب تخت لانے کے لیے بھرے دربار سے بلقیس کے محل میں گیا اور وہاں سے تخت اٹھا کر واپس آیا مگر اس عرصہ میں وہ حضرت سلیمان کے دربار سے غائب بھی نہیں ہوا اور مقام تخت تک بھی پہنچ گیا۔ معلوم ہوا کہ اللہ والوں میں یہ طاقت ہے کہ وہ ایک ہی وقت میں متعدد جگہ حاضر ہو سکتے ہیں اور یہ طاقت حضرت سلیمان علیہ السلام کے ایک سپاہی کی ہے پھر جو حضرت سلیمان کے بھی آقا و مولیٰ ﷺ ہیں ان کا ایک وقت میں متعدد جگہ تشریف فرما ہونا کیوں ممکن نہیں؟

حضرت سلیمان علیہ السلام کے اس سپاہی نے دو مہینے کی راہ کو پل بھر میں طے کر لیا اور پل بھر میں چلا بھی گیا اور آ بھی گیا پھر حضور سید الانبیاء ﷺ کا شب معراج پل بھر میں عرش پر تشریف لے جانا اور واپس تشریف لے آنا کیوں ممکن نہیں؟

تخت سلیمان علیہ السلام کو معہ ایک لشکر عظیم کے ہوا اٹھا لیتی تھی یہ "نبی" کا تصرف و اختیار ہے اور جو انبیاء کو اپنی مثل بشر کہتے ہیں ان میں سے کوئی صاحب ذرا اپنی بیوی سمیت ہی کسی چھت سے ہوا میں چھلانگ لگا کر دکھائیں تاکہ دوسروں کو عبرت حاصل ہو۔

حضرت سلیمان علیہ السلام حرم شریف میں پہنچ کر ہر روز پانچ ہزار اونٹ پانچ ہزار گائے اور بیس ہزار بکریاں ذبح فرماتے رہے مگر ایک فرقہ آج کل ایسا بھی ہے جو ایام حج میں ایک بکری تک کی قربانی کو بھی فضول کہتا ہے اور مسلمانوں کو اس شرعی امر سے روکتا ہے۔

جن و انس، وحش و طیور، خشکی اور بری کے حیوانات اور دیگر اللہ کی زبردست مخلوق بھی سلیمان علیہ السلام کی تابع تھی اور آج جو لوگ انبیاء کو اپنی مثل بشر کہتے ہیں ان کے گھر کی طرف نظر دوڑائیے تو ان کی بیوی بھی ان کے تابع نہیں!!!

marfat.com

دانش حجاز

اقوال زریں اور تبصروں سے مزین، برطانیہ کے نامور ڈاکٹر محمد دین سیالوی کی دانشمندانہ تحریر

اگر تم شکر کرو گے تو تمہیں اور زیادہ دوں گا !!!

ابو عبد اللہ الحارث رازی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ایک نبی علیہ السلام کی طرف وحی بھیجی کہ میں نے فلاں شخص کے لیے فیصلہ کرلیا ہے کہ اس کی آدھی عمر فقر میں اور آدھی دولتمندی میں بسر ہو گی۔ آپ اس سے پوچھیں، دونوں حالتوں (فقر اور دولتمندی) میں سے جو وہ چاہے گا، میں اسے پہلے کر دوں گا۔

نبی علیہ السلام نے اسے بلایا اور سارا ماجرا سنایا، اس نے عرض کی کہ مجھے بیوی سے مشورہ کرنے کی اجازت دیں۔ اس کی بیوی نے اسے کہا: پہلے دولتمندی کی تمنا ظاہر کرو۔ آدمی نے کہا میرے خیال میں پہلے فقر ہونا چاہئے کیونکہ سکھ کے بعد دکھ مصیبت عظیم، جبکہ دکھ کے بعد سکھ نعمت عظمیٰ اور موجب راحت ہوتا ہے۔

بیوی نے کہا آپ ٹھیک کہتے ہیں مگر اس بار میری بات مانو۔

اس شخص نے بارگاہ نبوی میں حاضر ہو کر عرض کی میں پہلے دولتمندی اختیار کروں گا۔

اللہ تعالیٰ نے ایسی وسعت و کشادگی عطا فرمائی اور اس پر دولت کے دروازے کھول دیئے۔ اس کی بیوی نے کہا اگر تو اس دولت اور ساز و سامان کی پائیداری چاہتا ہے تو اسے مخلوق خدا پر خرچ کرو۔

چنانچہ اس نے اس پر عمل کیا جب وہ اپنے لیے کوئی کپڑا خریدتا تو اسی طرح کا کپڑا کسی مسکین کیلئے بھی خریدتا خود کھانا کھاتا تو کسی مسکین کو بھی ساتھ کھلاتا۔

جب دولتمندی میں اس کی نصف عمر پوری ہو گئی تو اللہ تعالیٰ نے اس دور کے نبی کی طرف وحی بھیجی اور فرمایا میں نے فیصلہ تو یہ کیا تھا کہ اس کی آدھی عمر فقر میں گزرے گی اور دوسری آدھی دولتمندی میں مگر چونکہ اس نے میری نعمتوں کا حق (شکر) ادا کیا ہے اور شکر نعمتوں میں اضافہ کا باعث ہوتا ہے لہٰذا اسے مژدہ سنا دو کہ اس کی بقیہ عمر بھی دولتمندی میں بسر ہو گی۔

دس آدمی فریب خوردہ ہیں !!!

کہا گیا ہے کہ دس آدمی دھوکہ میں پڑے ہوئے ہیں:

☆ جسے یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کا خالق ہے، مگر اس کی عبادت نہیں کرتا۔

☆ جسے یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کا رازق ہے

مگروہ مطمئن نہیں ہوتا۔

☆ جسے یقین ہے کہ دنیا فانی ہے اور پھر بھی اسے ہی سب کچھ سمجھتا ہے۔

☆ جسے یقین ہے کہ ورثاء اس کے دشمن ہیں اور پھر انہیں کیلئے دنیا جمع کرنے میں لگا ہوا ہے۔

☆ جسے یقین ہے کہ موت آنے والی ہے لیکن اس کے لیے تیاری نہیں کرتا۔

☆ جسے یقین ہے کہ اس کا آخری ٹھکانہ قبر ہے لیکن اسے آباد نہیں کرتا۔

☆ جسے یقین ہے کہ حاکم مطلق اس سے پائی پائی کا حساب لے گا، مگر اپنے حساب درست نہیں رکھتا۔

☆ جسے یقین ہے کہ پل صراط اس کی گزرگاہ ہے، لیکن اپنے گناہوں کے بوجھ کو ہلکا نہیں کرتا۔

☆ جسے یقین ہے کہ دوزخ بدکاروں کا ٹھکانہ ہے لیکن اس سے بھاگتا نہیں۔

☆ جسے یقین ہے کہ جنت نیک لوگوں کی آرام گاہ ہے لیکن اس کے لیے نیک عمل نہیں کرتا۔

(تفسیر روح البیان، جلد اول۔ صفحہ نمبر 42)

باعمل علماء اور امت محمدیه !!!

باعمل علماء امت محمدیہ کیلئے ان کے والدین سے بھی زیادہ مہربان اور شفیق ہیں، کیونکہ ماں باپ انہیں دنیا کی آگ سے بچاتے ہیں جبکہ علماء انہیں آخرت کی آگ اور اس کے خطرات سے بچاتے ہیں۔

(ارشاد العباد، صفحہ نمبر 14)

تبصرہ:

علماء اپنی قوم وملت کا دماغ ہیں، ان کا قول وفعل تعمیر ملت کا سنگ بنیاد ہوتا ہے، لوگ مذہبی معاملات میں علماء کی آنکھوں سے دیکھتے، علماء کے کانوں سے سنتے اور انہی کے دماغ سے سوچتے ہیں۔ شریعت اسلامیہ میں علماء کا وجود ضروری قرار دیا گیا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

☆ ''اور ہدایت کیلئے ضروری ہے کہ تم میں ایک ایسی جماعت ہونی چاہئے جو لوگوں کو نیکی کی طرف بلایا کرے اور نیک کاموں کا حکم دے''

☆ ''''ایک جماعت ہونی چاہئے جو دین کے علم کا فہم پیدا کرے۔''

یہی وجہ ہے کہ علماء اسلام کو مسلمانوں میں بہت بلند اور عظیم الشان مقام ومرتبہ حاصل ہے۔ سب سے بڑی فضیلت یہ ہے کہ وہ نبی کریم ﷺ کے جانشین ہیں، نبی کریم ﷺ بلکہ تمام پیغمبران عظام کا بنیادی منصب معلم اور عالم کا تھا۔ لہذا حدیث پاک میں ہے:

''عالم کو عابد پر ایسی فضیلت حاصل ہے جیسی فضیلت چاند کو تمام ستاروں پر۔''

''علماء انبیاء کے وارث ہیں اور انبیاء کا ورثہ درہم دونانیر نہیں بلکہ علم ہے۔''

نبی کریم ﷺ نے یہ بھی ارشاد فرمایا کہ عالم دین سے مصافحہ کرنا میرے ساتھ مصافحہ کرنا ہے، عالم باعمل کے پیچھے نماز پڑھنا میرے پیچھے نماز پڑھنا ہے اور عالم دین سے ملاقات میرے ساتھ ملاقات کے مترادف ہے۔

ایک اور حدیث پاک میں ہے:

''دنیا اور اس میں جو کچھ ہے ملعون ہے مگر چند

چیزوں سے اور وہ یہ ہیں:

اللہ تعالیٰ کا ذکر، اس کی اطاعت اور عالم دین یا طالب علم۔

آخر میں قرآن پاک کی ایک آیت پیش خدمت ہے:

"اللہ کے بندوں میں سے علماء ہی اس سے ڈرتے ہیں"

حدیث پاک میں آیا ہے کہ انسان کے تین باپ ہیں، والد، سسر اور استاد (علماء)۔

اور استاد سب سے بہترین باپ ہے، سب سے زیادہ شفیق، مہربان اور محسن کیونکہ والدین انسان کو بلندیوں سے پستیوں کی طرف اور روحانی دنیا سے مادی دنیا میں کھینچ لاتے ہیں جبکہ استاد ہمیں خاک سے اٹھا کر دوش ثریا کر دیتے ہیں، والد جسم کی پرورش کرتا ہے اور استاد روح کی۔

شیخ مکتب ہے اک عمارت گر
جس کی صنعت ہے روح انسانی

جس طرح ہر گروہ اور جماعت میں اچھے اور برے افراد کا پایا جانا قدرتی امر ہے۔ اسی طرح علماء کی جماعت میں بھی علماء حق کے ساتھ علماء سوء کا وجود بھی ایک حقیقت ہے۔ ان کا ذکر مناسب جگہ پر آئے گا۔ امت کی یہ ذمہ داری ہے کہ علماء حق اور سوء میں امتیاز کریں اور پھر علماء حق کی حمایت کریں اور ان سے فائدہ اٹھائیں اور علماء سوء سے نفرت کریں اور ان کے شر سے بچیں!!!

منافق میں پانچ چیزیں نہیں پائی جاسکتیں

روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ پانچ چیزیں منافق میں نہیں پائی جاسکتیں:

☆ دین کی سمجھ۔

☆ زبان کا تقویٰ۔

☆ چہرے پر مسکراہٹ۔

☆ دل میں نور۔

☆ مسلمانوں کی محبت۔

دنیا کی لذت ختم کرنے والی دو چیزیں

حضرت ابراہیم تیمی علیہ الرحمۃ نے فرمایا کہ دو چیزوں نے مجھ سے دنیا کی لذت ختم کر دی ہے:

☆ موت کی یاد نے

☆ حساب و کتاب کے لیے بارگاہ الٰہی میں کھڑے ہونے کے تصور نے۔

تبصرہ:

قرآن و حدیث کی نصوص اور بزرگانِ دین کے اقوال میں ہمیں بار بار موت کو یاد کرنے اور بارگاہ الٰہی میں جوابدہی کے لیے تیار رہنے کی تلقین کی گئی ہے۔ موت کو یاد کرنے اور بارگاہِ الٰہی میں حاضری کا تصور جمانے سے دلوں میں خوفِ خدا، آخرت سے لگاؤ، خدمت خلق اور اطاعت خدا اور رسول کا جذبہ پیدا ہوتا ہے اور موت کو بھول جانے سے انسان سنگ دل، عیاش، لذت پرست، خود غرض، نافرمان اور دنیا کا پجاری بن جاتا ہے۔

اسی لئے حدیث پاک میں موت کو "لذتوں کو توڑنے والی" کہا گیا ہے۔

فرعونِ راہ موسیٰ (علیہ السلام)

علامہ محمد ابوالحسنین، راولپنڈی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اکثر دیکھنے میں آیا ہے کہ حکمران عام طور پر حکمرانی کے نشے میں حقائق اور حالات کو بھول جاتے ہیں۔ انہیں اپنے اقتدار کے خاتمہ کا اندازہ نہیں رہتا اور اپنی انا کی خاطر اور چیزوں کے علاوہ اپنے آپ کو بھی تباہ کر لیتے ہیں۔ کچھ ایسے ہی حالات اس وقت موجودہ صدر کے ساتھ ہو رہے ہیں۔ ہم نے اس کا اجمالی اور گہرا جائزہ لیا ہے۔ ان پر یہ بات بالکل صادق آرہی ہے کہ ہر فرعون کے لیے موسیٰ اتارا گیا اور ہر نمرود کے لیے ابراہیم پیدا کیا گیا۔

جنرل پرویز مشرف کی مختصر تاریخ اقتدار سے قارئین کو اور تاریخ کے طالب علموں کے لیے فوڈ فار تھاٹ حاصل ہو گا۔ 12 اکتوبر 1999ء کو ایک منتخب آئینی حکومت اور وزیر اعظم کو اپنی ذات کے تحفظ کے لیے برطرف کیا گیا اور بندوق کے بل پر اپنے حلف کے برخلاف اقتدار پر قبضہ کیا گیا۔ بغیر قومی اتفاق رائے کے تقریباً ہر شعبہ میں نام نہاد اصلاحات شروع کر دی گئیں جن سے درحقیقت محکموں میں نوٹ پھوٹ ہوئی اور کارکردگی پر گہرا منفی اثر پڑا۔ ناچ گانے عریانی اور فحاشی کی فضا عام کرنے کی منصوبہ بندی کی گئی جس سے تھیٹر، رقص و سرور کی محافل مخلوط میراتھن ریس کو فروغ حاصل ہوا۔ گویوں اور میراثیوں، رقاصاؤں کی پذیرائی ہوئی اور وہ ستارے بنے۔ اسی دوران ناموس رسالت کے بارے میں قانون 295/C میں ترمیم کی کوشش کی گئی۔ نام نہاد دہشت گردی کیخلاف امریکی ایجنڈے پر عمل کرتے ہوئے افغانستان اور مسلمانوں پر ظلم میں شریک ہوئے اور پاک فوج کو تعاون کرنے پر مجبور کیا گیا۔ ایک پڑوسی دوست ملک کو دشمن بنالیا۔ بلوچستان اور وزیرستان میں بھی پاک فوج سے اپنے محسنوں اور اپنے شہریوں پر بمباری کروائی جارہی ہے۔ حقوق نسواں بل کے نام پر زناء کو عام کر دیا گیا اور حدود اللہ میں ترمیم کی گئی۔

قارئین کرام مندرجہ بالا مختصر کارکردگی سے جو ایک چارج شیٹ کی حیثیت اور ایک قرطاس ابیض ہے۔ جنرل پرویز مشرف کے عظائم ظاہر ہو رہے ہیں۔ ان اقدامات سے نہ صرف ملک اور مسلمانوں کیخلاف کام کیا گیا بلکہ شرعی قوانین کی بھی خلاف ورزی کی گئی۔ معیشت کا مختصراً یہ حال ہے کہ کوئی نئی صنعت چھوٹی یا بڑی نہیں لگی۔ ملکی سرمایہ بیرون ملک اور کافروں یہودیوں اور ملک دشمنوں کا سرمایہ اندرون ملک لایا گیا۔ بے روزگاری اور غربت میں اضافہ کیا گیا جس سے جرائم، رشوت اور ڈاکہ زنی میں اضافہ ہوا۔ جنرل صاحب یہ اقدامات بندوق کی

marfat.com

نوک پر اور وردی کے سہارے ایک شتر بے مہار کی مانند کرتے چلے گئے۔ دینی اور ملی درد رکھنے والے عناصر بے بسی کے عالم میں آسمان کی طرف اللہ کی مدد و نصرت کے لیے تکتے رہے حتیٰ کہ ایک غیرت مند نے اپنی ایک ''ناں'' سے اپنے آپ کو امر کر دیا اور قوم کو جنرل پرویز سے نجات دلانے کے لیے ایک موقع فراہم کر دیا۔ ہم نے حقوق نسواں بل کے موقع پر کہہ دیا تھا کہ اس شخص حدود اللہ پر ہاتھ ڈالا ہے اب اس کا اخیر قریب ہے اور وہ عبرتناک ہو گا۔ اور اللہ کی جانب سے وہ وقت آن پہنچا ہے۔ اللہ نے فرعون کیلئے موسیٰ اور نمرود کے لیے ابراہیم بھیج دیئے ہیں۔ اللہ جل شانہ کی کبریائی پر ہاتھ ڈالنے والوں کا انجام بڑا بھیانک ہوا کرتا ہے۔ لہٰذا اب جنرل صاحب کا جانا ٹھہر گیا ہے۔ شرافت سے جاتے نظر نہیں آتے اللہ کے اور رسول کے گستاخوں کا اخیر ذلت آمیز ہی ہوا کرتا ہے سو وہ ہو کر رہیگا۔ اب ہمیں اس کے بعد کے بارے سوچنا چاہئے۔

پاکستان کی بقاء اور استحکام اس کی اساس یعنی وجہ تخلیق پر عمل کرنے میں ہے۔ یعنی ساٹھ سالوں میں جس روگردانی کے ہم مرتکب ہو رہے ہیں اور اس کا خمیازہ بھی بھگتے رہے ہیں اس کا اب ارتکاب نہیں ہونا چاہئے اور قوم کو نفاذ نظام مصطفیٰ پر متوجہ ہونا چاہئے کیونکہ ہر دکھ کی دوا ہے نظام مصطفیٰ۔

موجودہ تحریک بظاہر قانون کی بالادستی (RULE OF LAW) کیلئے ہے لیکن اس کے پیچھے غربت مسلمانان پاکستان کی دل آزاری اور معاشرہ میں بے راہ روی کی حکومتی پالیسیوں کی مخالفت کار فرما ہے۔ مسلمانوں کے لیے شریعت محمدی یعنی قرآن و سنت مقرر ہے۔ یہی ہمارے لیے بالاتر ہونا چاہئے جس کے نفاذ میں ہمارے حکمران منتخب نمائندگان اور ووٹروں نے کوتاہی کی ہے اور نتیجتاً پوری قوم بے برکتی، نحوست، آفات، بدکردار حکمران اور دیگر مصائب و آلام سے دوچار رہی ہے اور اس وقت بھی ہے۔ اللہ اور رسول کی نافرمانی کے باعث ہم ان کی خوشنودی اور رضا کے لیے نااہل ہو گئے۔ لہٰذا یہ ایک موقع اللہ نے فراہم کیا ہے کہ ہمیں اس تحریک بالادستی قانون / قانون کی حکمرانی اور بحالی جمہوریت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے بالاترین قانون یعنی قرآن و حدیث کے نفاذ کیلئے قربانی دینے کیلئے تیار ہو جانا چاہئے۔

خلفائے راشدین سے بڑھ کر قانون کی حکمرانی کا دور مسلمانوں کے لیے اور کوئی مثال نہیں ہو سکتا۔ نفاذِ نظام مصطفیٰ سے ہی قانون کی بالادستی قائم رہ سکتی ہے اور حق داران کو حق مل سکتا مظلوموں کی دادرسی ہو سکتی ہے اور میرٹ پر عملدرآمد ہو سکتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں التجا ہے اللہ شانہ ہمارے سیاسی اکابرین، اراکین عدلیہ، فوج کے افسران اور دینی رہنماؤں ہدایت عطا فرمائے کہ وہ نفاذِ نظام مصطفیٰ کیلئے موثر حکمت عملی اختیار کریں اور آئندہ انتخابات اسی ایک نکتہ پر منعقد کئے جائیں۔ عوام الناس سے التماس ہے کہ وہ صرف ایسی جماعت کی حمایت کریں جو ملک کی اساس یعنی نظریہ پاکستان نظام مصطفیٰ کے نفاذ کا ارادہ رکھتی ہوں۔ اس مرتبہ اگر ہم نے اسلام، اللہ اور رسول اللہ ﷺ کی نافرمانی کی تو نتائج کافی خوفناک اور بھیانک ہو سکتے ہیں۔ اللہ ہماری حفاظت فرمائے! آمین!

مانگتے پھرتے ہیں اغیار سے مٹی کے چراغ
گھر کے خورشید پہ ڈال دیئے سائے ہم نے

مسلمانوں کی موجودہ حالات پر لکھی گئی عبدالحق ظفر چشتی بلند پایہ تحریر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

انسان ایک معاشرتی حیوان ہے۔ اگر بے مقصد زندگی گزارنے کے لئے زندہ رہے تو صرف حیوان ہے اور اگر بامقصد زندگی گزارے تو انسان بھی ہے۔ کیا؟ ہر قسم کی پابندیوں سے آزاد ہو کر زندہ رہنا زندگی ہے؟ کیا بھوک لگتے ہی فوراً پیٹ بھر لینا، نیند آتے ہی فوراً سو جانا، زندگی ہے؟ کیا اعلیٰ سے اعلیٰ سہولتوں کا حصول ہی زندگی کی معراج ہے؟ ہاں! یہ زندگی تو ہے لیکن صرف حیوان کی۔

انسان کی زندگی عقل و شعور، فکر و نظر، دل ودماغ، عزائم صمیم، علم و عمل اور جہد مسلسل کی زندگی ہے۔ جو عقل و شعور کو عشق و عقیدت کے نور سے منور کردے، فکر و نظر کو بصیرت بخشے، دل ودماغ کو جاں نواز، حیات انگیز کردے، علم و عرفان کو ایقان سے آشنا کردے، عزم صمیم کو جرأتوں اور استقامتوں کا پہاڑ بنادے۔ وہ صرف بندۂ مومن کی زندگی ہے۔ اور یہ ساری خوبیاں، یہ سارے اوصاف، یہ ساری حیات ایک انسانِ کامل واکمل، نبی محتشم، رسول اکرم ﷺ کے اسوہ حسنہ کی پھوار ہے۔ انہی نقوش قدم کو جادۂ حیات بنا کر انسان معراج زندگی و معاشرت پاتے ہیں۔

چاہتے ہو تم اگر نکھرا ہوا فردا کا رنگ
سارے عالم پر چھڑک دو گنبد خضری کا رنگ

افسوس! مسلمان رنگ چڑھانا بھول گیا اور غیروں کے رنگ میں رنگ جانا سیکھ گیا۔ اغیار کی پھل جھڑی کی چکاچوند میں ایسا کھو گیا۔ چند لمحوں کی مہمان، بچوں کو خوش منظر دکھا کر بچوں کو اندھیروں میں بھٹکنے کیلئے چھوڑ جاتی ہے۔ دیکھنے والے کیوں غور نہیں کرتے کہ آگ سرخ رو ضرور ہوتی ہے لیکن وہ ہر چیز کو جلا کر خاک سیاہ کر دیتی ہے۔ اگر ہم سنت نبوی ''اسوہ کامل'' کی حسین وجمیل راہوں کے راہی ہوتے تو ہمارے معاشرے کا ہر فرد مغربی تہذیب کی رتھ کھینچنے والے قلیوں میں شریک ہونے کی بجائے بھرپور خود اعتمادی کے ساتھ دنیا کے سامنے آداب معاشرتِ نبوی کا علم لہراتا ہوا نظر آتا۔

مانگتے پھرتے ہیں اغیار سے مٹی کے چراغ
گھر کے خورشید پہ ڈال دیئے سائے ہم نے

وہ عظیم ہستیاں جنہوں نے آپ کی دانائی کا دودھ پیا ہے..... وہ قانون خداوندی اور منشاء وفطرتِ خداوندی کے پیکر جمیل کے حسن میں ڈوب ڈوب گئے..... انہوں نے نبی کریم ﷺ کے قدموں کی دھول کی قیمتی پوشاک پہنی..... انہوں نے اپنی روح کی خوراک کے لئے شہ ارض و سما صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی فاقہ کشی کو سامنے رکھا..... وہ دہلیز شہ لولاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو تخت سکندری سے بھی فزوں تر سمجھتے تھے..... ہو شاوہ دل جو عشق نبی کا نشیمن ہو۔

برف رت میں بھی سورج کی طرح جلتا رہا
آپ کے لفظوں کے سائے میں ملی ٹھنڈک مجھے
جذب ہو جاؤں وہیں میں آنسوؤں کیساتھ ساتھ
لے چل اری قسمت شہ کونین کے در تک مجھے

یہ دنیا راہبروں، قاعدوں سے بھری ہوئی نظر آتی ہے۔ دنیا کا کوئی کونا ایسا نظر نہیں آتا، جہاں کسی دانشور نے راہبری کے پھولوں سے ماحول کو نہ مہکایا ہو۔ ان تمام راہبروں میں ایک ایک راہبر کو لے لو! اور اپنے محبوب کریم ﷺ کی سنت کے آئینے کے سامنے رکھتے جاؤ! کہیں

marfat.com

قیادت ملے گی تو عبادت نہیں ملے گی..... ریاضت ملے گی تو خوئے دلنوازی سے دامن خالی ہو گا..... امانت ملے گی تو دیانت سے محرومی ہو گی..... محبت ملے گی لیکن امتیاز رنگ ونسل کا غازہ چپکا ہوا ملے گا..... کبر و نخوت کے پہاڑ نظر آئیں گے..... عجز وانکساری کی دولت کہاں نظر آئے گی..... ظلم وبربریت کے انہونے اور روحوں کو تڑپا دینے والے منظر ہوں گے..... لیکن جان کے دشمنوں کو **لا تثریب علیکم الیوم** کا مژدہ جانفزا سنانے والا کہاں ملے گا؟

اندھی راہوں کی مسافت کو بصارت مل گئی
ایسی مشعل دے گیا سرکار کا مسلک مجھے

خشکیوں پر ہزاروں رنگ سہی، لیکن مچھلیوں کو نہیں بھاتے۔ ان کے لئے چین صرف پانی میں ہے۔ اے بندۂ مومن! تیرے لئے بھی چین وسکون کا بہتا ہوا دھارا موجود ہے۔ منافق نہ بن! آپ پر ایمان لانے والا بن! منافق کا لفظ اگر دوزخ سے نہیں بنا تو اس میں دوزخ کا ذائقہ کیوں ہے؟ بندہ مومن کے لئے آداب معاشرت کا صرف یہی ایک راستہ ہے کہ وہ اپنے پیارے نبی، اللہ تعالیٰ کے محبوب، اسوہ کامل کے حسین وجمیل مرقع پاکیزہ زندگی کو مشعل راہ بنالے۔

کیا تمازت، دھوپ کیسی اور کہاں کی حدتیں
ان کا دامن تھام لو! پھر حشر تک سایہ بہت

حسن عمل کی پھوار سے پوری کائنات کو بھگو دینے والے محبوب کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے حسن عمل پر نظر جما کر دیکھو! تجھے وہ کچھ ملے گا کہ پھر اس کے بعد کسی اور طرف دیکھنے کی حاجت نہ رہے گی۔ اس کے نام کا نشہ تجھے ہر نشہ سے بے نیاز کر دے گا۔ لیکن عورتوں اور غیر محرموں کے حسن وجمال عارضی میں گم رہنے والے اور خورد ونوش کے چکروں میں پھنسے ہوؤں کو اللہ تعالیٰ کی کاریگری دیکھنے کی توفیق کہاں ملتی ہے؟ تم قدرت کاملہ کی تخلیق میں کسی ادنی اور چھوٹی سی چیز پر نظر جما کر دیکھو! کوئی عیب نظر نہ آئے گا۔ **ثم ارجع البصر کرتین** کا چیلنج آج بھی موجود ہے، تمہاری آنکھیں خائب وخاسر ہو کر لوٹ آئیں گی۔ لیکن اگر قدرت کے عظیم شاہکار کی طرف دیکھیں، جس کی تخلیق پر اسے ناز ہے..... جس کو ارادۃً پوری دنیا کے لئے مثالی کردار دے کر اور اپنی دلیل وبرھان دے کر بھیجا گیا ہو..... ذرا، اس کی سنت مبارکہ پر نظر ڈال! اگر کہیں بھوک رہ جائے تو میں تیری نفرتوں کی پھٹکار کے لئے حاضر ہوں

دل سوہنے دے نظارے کولوں رج دا ای نئیں
اوہدے ورگا تے سوہنا کوئی لبھدا ای نئیں
ایسی نقش ہوئی دل وچہ تیری تصویر
ہن نظراں چہ سوہنا کوئی جچدا ای نئیں

انسان کتنا بدنصیب ہے کہ تن پروری کے شوق میں اپنی روح بھی فنا کر لیتا ہے۔ ہاں! اگر یہی انسان مظالم سے پاک ہو جائے تو آسمان سے زیادہ حسین وجمال ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت انسان کو مظالم سے پاک کرنے کو ایک ہی تریاق پیدا کیا ہے۔ **ولو انھم اذ ظلموا انفسھم جاء وک**. جس نے سفاک عرب کو، جو معصوم بیٹیوں کو زندہ درگور کر کے پدری شفقت سے محرومی کی دلدل میں گرے ہوئے تھے، نکال باہر کیا اور انہیں دھو کر دودھ کی مانند کر دیا..... ذرا ذرا سی بات پر صدیوں تک تلواروں کو گرم خون کا نذرانہ پیش کرنا باعث فخر تھا۔ انہی کے دلوں میں ایسے چاند طلوع کیے کہ خود جاں بلب ہیں، لیکن العطش العطش کی آواز آتی ہے تو اپنے دکھ بھول جاتے ہیں..... اپنی جان جان آفرین کے سپرد کرنا زیادہ پسند کرتے ہیں..... لیکن دوسرے بھائی کی پیاس کی شدت کی تلخی برداشت نہیں کر سکتے.....

عاشق صادق، معشوق کے دل میں گھر کر لیتا ہے اور اسی طرح خود معشوق بن جاتا ہے۔ موم آنسوؤں کی طرح پگھلتا ہے تو لو اور تیز ہو جاتی ہے۔ یہ سنت محبوب الٰہی کے دھارے ہیں، جن کی سنت سے آج ہم محروم ہو کر اغیار کی چکاچوند میں کھو گئے ہیں۔

اے نادان! اور شک وریب کی قبر میں اترتے ہوئے انسان! تو کب اس دنیا کے فراق کا فریب کھائے گا؟ دیکھ! غور کر! دنیا کے مصائب وآلام برداشت کرنا آسان ہیں کہ وہ اس دنیا کے ساتھ ہی ختم ہو جائیں گے۔ لیکن اللہ تعالیٰ اور اس کے محبوب ﷺ سے دوری کا عذاب تو دائمی ہے

marfat.com

اس ساری گفتگو کا حاصل یہ ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا ہاتھ گریبان میں ڈالنے سے چمکتا تھا۔ جس سے ان کو یہ دکھانا مقصود تھا کہ اے موسیٰ! آپ جس نور کی تلاش میں طور پر گئے تھے، وہ نور تو خود آپ کے اپنے اندر موجود ہے۔ ذرا گریبان میں ہاتھ ڈال کر تو دیکھیں۔ اگر اللہ تعالیٰ اپنے کلیم کی توجہ اپنے سینے اور گریبان کی طرف کراتا ہے تو اے مسلمان! اے بندہ مومن! کیا تجھے فطرت پکار پکار کر نہیں کہہ رہی: **این تبصرون** کدھر دیکھ رہے ہو؟ تم تو خود تماشا گاہ عالم بننے کے قابل تھے تو کجا بہر تماشا می روی؟ تم کس تماشے کو دیکھنے جارہے ہو؟ اپنے پیارے اور من موہنے نبی ﷺ کا بچپن دیکھو! کہ دامن نچوڑ دیں تو فرشتے وضو کریں..... وہ ماں کی گود میں بھی دودھ شریک بھائی کا حق نہیں مارتے۔ تو آداب معاشرت کہاں سیکھنے جارہا ہے؟

آداب معاشرت کا درس تو اس نے مکمل کر دیا، جس نے خود فرمایا: **انما بعثت لاتمم مکارم الاخلاق**. یعنی میں تو بھیجا ہی اس لئے گیا ہوں کہ معاشرتی، تہذیبی، اخلاقی، تمدنی اور تمام اصلاحی امور کا پردہ حسن جسے دیکھنے کے بعد کسی اور حسن کو دیکھنے کی طلب ہی نہ رہے، اس کی خامیوں کو بھی دور کر کے بام عروج و تکمیل تک پہنچانے آیا ہوں۔

اس کا لڑکپن ایسا پاکیزہ کہ اس کے حسن میں ڈوبنے کو ہر کسی کا جی چاہے..... جوانی ایسی کہ کوئی حرف نہ آئے..... بلکہ انہیں دیکھ کر شرم وحیا کا چہرہ تمتما اٹھے۔

ہماری تشنہ اور بھو کی تصویریں شیریں سمندر کی سطح پر ایسی دوڑ رہی ہیں جیسے خالی پیالہ سطح آب پر دوڑتا ہے۔ پیالہ جب تک بھرے گا نہیں تیرتا ہی رہیگا، بھر جائے گا تو ڈوب جائے گا۔ تیری پیاس کا پیالہ بھی اسی چشمہ صافی سے بھرے گا۔ تیرے کشکول کا خالی دامن بھرنے کے لئے اس سمندر کی گہرائی ہے۔ آیئے! سنت نبوی کے شیریں سمندر میں ڈوب جائیں۔

تو اس بات پر فریفتہ ہے کہ دنیا مریخ وثریا پر کمندیں ڈالنے لگی، سمندروں کی گہرائیوں سے خزانے لوٹنے لگی، دنیا چاند پر پہنچ گئی۔ اور ''وہ'' چودہ صدیوں سے پکار پکار کر کہہ رہا ہے: ادھر آ میرے پاس! کہاں بھٹکتے پھرتے ہو؟ چاند پر پہنچنا اتنی بڑی حقیقت نہیں، چاند قدموں میں لانا بڑی بات ہے..... سمندروں میں غوطہ زنی میں کمال حاصل کرنا کمال نہیں، سمندروں میں گھوڑے دوڑا دینا کمال ہے..... دریاؤں کے بند باندھ دینا ترقی نہیں، خشک دریاؤں کو حکم دے کر ہمیشہ ہمیشہ کے لئے چلنے پر مجبور کر دینا ترقی ہے..... جنگلوں کا صفایا کر دینا کیا کمال ہے؟ جنگلوں میں بسنے والے حشرات الارض اور موذی جانور تیری خاطر جنگل خالی کر دیں پھر کبھی اس طرف کو لوٹ کر نہ آئیں، یہ کمال ہے..... میری سنت، میرے طریقے، میرے انداز معاشرت میں سب کچھ ہے۔ دنیا بھی آخرت بھی۔

توہی ناداں چند کلیوں پر قناعت کر گیا
ورنہ گلشن میں علاج تنگی داماں بھی ہے

از آدم تا آخر کتنے انبیاء کرام سلام اللہ علیہم تشریف لائے؟ ان سب کی زندگیوں میں محمد اور احمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا اسم گرامی نقش ہے..... وہ سب کے سب اسی نور کے پرتو ہیں..... کیونکہ سو کا ہندسہ آئے گا تو اس میں ننانوے تو ضرور موجود رہیں گے.....ان تمام ننانوے روشنی کے میناروں، مینارہ ہائے نور کی روشنیاں اور سارے نور اپنی جھولی میں ڈالے گنبد خضری کے مکیں تیرے لئے کھڑے ہیں..... کمان میں رکھا ہوا تیر سیدھا ہی رکھا جائے تو چلتا ہے اور مقصد برلاتا ہے..... تیرے تو سارے تیر ہی ٹیڑھے ہیں..... اپنی نگاہ میں رکھا ہوا تیر گنبد خضری کے اشارے پر پھینک کر تو دیکھ! اگر سارا جہاں تیرا شکار نہ ہو جائے تو کہنا۔

ہر دو عالم میں تجھے مقصود گر آرام ہے
ان کا دامن تھام لو جن کا محمد ﷺ نام ہے

---

marfat.com

seconds. To fast for this is not necessary.

Fasting is essential for Wajib and Sunnat I'tikaaf .

In Wajib and Sunnat I'tikaaf, the Mu'tikif is not allowed to leave the Mosque even for a few seconds without a cogent reason.

Cogent reasons being the need of toilet. Wudu and Ghusl-e-Janaabat.

Even stepping out without a cogent reason will nullify the I'tikaaf.

The Mu'tikif should engage himself in worship most of the time.

A woman should perform I'tikaaf in her home at the place where she performs her daily prayer.

ZAKAAT

Zakaat is annual charity. It is Fard upon every free, adult and sane Muslim who is owner of Nisaab. Nisaab means to possess a minimum of 71/2 Tolah gold or 521/2 Tolah silver or possession equal to the price of silver. Nisaab should be in excess of personal needs. It should be possessed for a complete lunar year. Zakaat is 2.5 percent of wealth.

Zakaat cannot be given to:

Father. grandfather and great-grandfather.

Mother, grandmother and great-grandmother.

Son, grandson and great-grandson.

Daughter. granddaughter and great-grand daughter (paternal and maternal).

Husband and wife.

And Banu Hasham.

ضروری نہیں ہے۔

واجب اور سنت اعتکاف کے لئے روزہ ضروری ہے۔

واجب اور سنت اعتکاف میں معتکف ضروری حاجت کے بغیر چند لمحات کے لئے بھی مسجد سے باہر نہیں جا سکتا۔

ضروری حاجت سے مراد پیشاب و پاخانہ اور وضو اور غسل کی حاجت ہے۔

شرعی اور طبعی حاجت کے بغیر مسجد سے باہر نکلنا اعتکاف کو فاسد کر دیتا ہے۔

معتکف کو زیادہ دیر عبادت میں مصروف رہنا چاہیئے۔

عورت اپنے گھر میں وہاں اعتکاف بیٹھے گی جہاں وہ روز کی نماز ادا کرتی ہے۔

زکوٰۃ

زکوۃ سالانہ خیرات ہے۔ یہ ہر آزاد، بالغ اور عقل مند مسلمان پر فرض ہے جو نصاب کا مالک ہو۔ نصاب سے مراد ساڑھے سات تولہ سونا یا ساڑھے باون تولے چاندی یا اتنی قیمت کا سامان ہے۔ نصاب حاجاتِ اصلیہ سے فارغ ہونا چاہیئے اور اس پر سال بھی گذرنا چاہیئے۔ زکوۃ کی مقدار اڑھائی فی صد ہے۔

زکوۃ مندرجہ ذیل لوگوں کو نہیں جا سکتی۔

باپ، دادا، پڑدادا، نانا اور پڑنانا۔

ماں، دادی، پڑدادی، نانی اور پڑنانی۔

بیٹا، پوتا، پڑپوتا اور نواسا۔

بیٹی، پوتی، پڑپوتی اور نواسی۔

خاوند اور بیوی۔

اور بنو ہاشم۔

شعبہ خواتین کے رابطہ نمبر: (صرف خواتین ہی رابطہ کر سکتی ہیں!)

محترمہ ر۔ک۔ قادری صاحبہ، پرنسپل شریعت کالج طالبات، مرکزی نگران عالمی تنظیم اہلسنت خواتین 053-3522290، 053-3001402

QADAA

This fast is essential, to make up those missed or broken during Ramadhan.

KAF'FAARAH

Keeping sixty fasts continuously. If this is not possible then feeding sixty needy people two meals.

If a person broke the fast of Ramadhan intentionally, Kaffaarah and Qadaa both become Wajib. If not then just Qadaa is enough.

SADQAH-E-FITR

Sadqah-e-Fitr becomes Wajib on Eid-ul-Fitr day from dawn, upon every Muslim who is possessor of Nisaab. It is payment equal to the Fidyah. It should be paid by all members of the family. It is Mustahab to give this before Eid prayer.

I'TIKAAF

I'tikaaf is to stay in Mosque with intention for the sake of Almighty ALLAH.

It is of three types;

WAJIB - This is I'tikaaf of Nazr. Its minimum duration is one day and night. It must be accompanied by a fast.

SUNNAT- This is I'tikaaf in Ramadhan. It starts on the 20th of Ramadhan before sunset till the end of the month.

NAFL - This can be even for a few

قضاء:

ایک کی جگہ پر ایک روزہ رکھنے کو قضاء کہتے ہیں۔ اگر روزے رہ جائیں تو قضاء لازم ہو گی۔

کفارہ:

مسلسل 60 روزے رکھنا اگر یہ ممکن نہ ہو تو 60 غریبوں کو دو وقت کا کھانا کھلانا۔

جب کوئی شخص جان بوجھ کر رمضان کا روزہ توڑ دے تو کفارہ اور قضا دونوں لازم ہو جائیں گے۔ وگرنہ صرف قضا ہی لازم ہو گی۔

صدقۂ فطر

صدقہ فطر عید الفطر کے دن ہر آزاد، صاحب نصاب مسلمان پر صبح صادق سے ہی واجب ہو جاتا ہے۔ اس کی مقدار فدیہ کے برابر ہے۔

یہ گھر کے ہر فرد کی طرف سے ادا کیا جاتا ہے۔ عید کی نماز سے پہلے اسے ادا کرنا مستحب ہے۔

اعتکاف

مسجد میں اللہ تعالی کے لئے نیت کے ساتھ ٹھہرنے کو اعتکاف کہتے ہیں۔

اس کی تین قسمیں ہیں۔

واجب: یہ نذر کا اعتکاف ہے۔ اس کی کم از کم مقدار ایک دن اور رات ہے۔ اس کے ساتھ روزہ ضروری ہے۔

سنت: یہ رمضان کا اعتکاف ہے۔ یہ 20 رمضان سورج غروب ہونے سے پہلے شروع ہوتا ہے اور عید کا چاند دیکھنے پر ختم ہوتا ہے۔

نفل: یہ ایک لمحہ کے لئے بھی ہو سکتا ہے اس کے لئے روزہ

marfat.com

FAST

This is to abstain from eating, drinking and sexual relations from dawn till sunset with the intention of worship only for Almighty ALLAH.

INTENTION:

Intention is essential for a fast. Without intention, the fast is not valid at all. However verbal intention is not necessary, intention of heart is sufficient.

INTENTION TO KEEP THE FAST

وَ بِصَوْمِ غَدٍ نَّوَیْتُ مِنْ شَھْرِ رَمَضَانَ لِلّٰہِ تَعَالٰی

I intend the fast of tomorrow of Ramadhan for ALLAH Ta'aala.

DU'A FOR OPENING THE FAST:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ لَکَ صُمْتُ وَ بِکَ آمَنْتُ وَ عَلَیْکَ تَوَکَّلْتُ وَ عَلٰی رِزْقِکَ اَفْطَرْتُ

O' ALLAH, I kept the fast for You and I believed in You and I trusted upon You and I opened the fast with sustenance provided by You .

BREAKERS OF THE FAST

The following things invalidate the fast;

1. To eat, drink or have sexual relations knowingly.
2. To smoke or Inhale anything into the notrils.
3. To dispense oil into the ears or drops into the nostrils.
4. To vomit.
5. Beginning Haid or Nifaas.

روزہ

صبحِ صادق سے لے کر سورج ڈوبنے تک کھانے، پینے اور عملِ زوجیت سے نیت کے ساتھ رکے رہنے کا نام روزہ ہے۔

نیت

روزہ کے لئے نیت بہت ضروری ہے۔ روزہ کا سارا وقت اگر کوئی شخص نیت کے بغیر کھانے، پینے اور عملِ زوجیت سے رکا رہے تو یہ ہر گز روزہ نہ ہو گا۔ تاہم زبان سے نیت کرنا ضروری نہیں ہے۔ دل کی نیت ہی کافی ہے۔

روزہ رکھنے کی نیت

وَ بِصَوْمِ غَدٍ نَّوَیْتُ مِنْ شَھْرِ رَمَضَانَ لِلّٰہِ تَعَالٰی

میں نے کل کے رمضان کے روزہ کی اللّٰہ تعالٰی کے لئے نیت کی۔

روزہ کھولنے کی دعا:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ لَکَ صُمْتُ وَ بِکَ آمَنْتُ وَ عَلَیْکَ تَوَکَّلْتُ وَ عَلٰی رِزْقِکَ اَفْطَرْتُ

اے اللّٰہ میں نے تیرے لئے روزہ رکھا، میں تجھ پر ایمان لایا، میں نے تجھ پر بھروسہ کیا اور تیرے رزق پر روزہ کھولا۔

روزے کو توڑنے والی چیزیں

مندرجہ ذیل چیزوں سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

1) جانتے ہوئے کھانے پینے اور جماع کرنے سے۔
2) سگریٹ وغیرہ پینے سے۔
3) کان میں تیل اور ناک میں دوائی ڈالنے سے۔
4) منہ بھر قے کرنے سے۔
5) حیض یا نفاس کا شروع ہونا۔

Teaching of Islam

Allama Sajid ul Hashemi, England

NAMAZ-E-JUM'AH

Salaat-ul-Jum'a is Fard for every adult, sane, healthy Muqeem Muslim man.

It is performed on Friday instead of Zuhr Namaz.

It consists of 4 Sunnats, 2 Fard, 4 Sunnats, 2 Sunnats and 2 Nafl.

It is Wajib to listen to two Arabic Khutbahs before the congregation. The First Khutbah will consist of the praise of Almighty ALLAH, Durood Shareef upon the Holy Prophet ﷺ and advice for the Muslims.

The Second Khutbah will consist of the same and also praise of the Khulafaa-e-Rashideen, the daughter, grandsons and uncles, Hamzah and Abbas, of the Holy Prophet ﷺ.

Eating, drinking, talking, looking around and performing the Sunnats during the Khutbah is strictly forbidden.

Verbal supplication for the listeners, between both Khutbahs or replying Ameen is not allowed.

Similarly, verbal Durood Shareef or kissing the thumbs upon hearing the name of the Holy Prophet ﷺ is not allowed.

Haste towards the Mosque upon hearing the first Azaan is Wajib.

If Jum'a congregation is over then Zuhr Namaz must be performed instead.

نمازِ جمعہ

نمازِ جمعہ ہر بالغ، عاقل، صحت منداور مقیم مسلمان مرد پر فرض ہے۔ یہ جمعہ کے دن ظہر کی نماز کی جگہ ادا کی جاتی ہے۔

یہ 4 سنت، 2 فرض، 4 سنت، 2 سنت اور 2 نفل پر مشتمل ہے،

جماعت سے پہلے دو عربی خطبے سننے ضروری ہیں۔ پہلے خطبے میں ثنا، درود شریف اور مسلمانوں کے لئے نصیحت ہو گی۔

دوسرے خطبہ میں ان کے علاوہ خلفاء راشدین، نبی معظم ﷺ کی بیٹی، نواسوں اور چچا سیدنا عباس اور سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہم کی تعریف مستحب ہے۔

خطبہ کے دوران کھانا، پینا، بولنا، ادھر ادھر دیکھنا، اور سنتیں ادا کرنا سخت ناپسندیدہ ہے۔

خطبہ کے دوران سامعین کے لئے زبان سے دعا کرنا اور آمین کہنا بھی جائز نہیں ہے۔

اسی طرح خطبہ کے دوران نبی معظم ﷺ کا اسم گرامی سن کر زبان سے درود شریف پڑھنا اور انگوٹھے چومنا بھی جائز نہیں ہے۔

پہلی اذان پر ہی عید گاہ کی طرف سعی واجب ہے۔

اگر جمعہ کی جماعت رہ جائے تو نماز ظہر ادا کی جائے گی۔

marfat.com

استاذ العلماء پیر محمد افضل قادری نے جلالپور جٹاں کے علماء کرام اور سائیں عبدالغنی کے درمیان معاملات طے کروا دیے

دین اسلام اس بات کی اجازت نہیں دیتا کہ کسی کو بلا ثبوت کافر یا مرتد قرار دیا جائے، جلالپور میں دینی مدرسہ قائم کرنے کا اعلان

جلالپور جٹاں (رپورٹ) عالمی تنظیم اہلسنت کے مرکزی امیر پیشوائے اہلسنت حضرت علامہ پیر محمد افضل قادری مدظلہ کی صدارت میں گزشتہ دنوں ڈیرہ سائیں عبدالغنی پر ایک تقریب منعقد ہوئی جس میں صاحبزادہ قاری محمد مختار قادری تحفظ ناموس رسالت، مولانا قاری محمد شوکت تحریک منہاج القرآن، مولانا قاری محمد نسیم اللہ قادری جماعت اہلسنت، مولانا حکیم عنصر محمود چشتی قادری، مولانا حاجی محمد یعقوب انصاری، مولانا محمد اصغر رضوی، مولانا محمد بشارت، مولانا حافظ فضالت علی نقشبندی، مولانا صاحبزادہ محمد بشارت صدیقی، صاحبزادہ حافظ بلال احمد رضا، خلیفہ نعمان احمد قادری، حاجی عابد حسین جرال، حافظ قیصر حسین کے علاوہ شہر جلال پور جٹاں کے معززین سیاسی وسماجی شخصیات نے بھرور شرکت کی۔ تقریب میں استاذ العلماء، پیر محمد افضل قادری نے جلالپور جٹاں کے علماء کرام اور سائیں عبدالغنی کے درمیان معاملات طے کروا دیئے۔ اس موقع پر سائیں صاحب نے اعلان کیا کہ میں حضرت پیر مہر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ آف گولڑہ شریف کا مرید اور ارادت مند ہوں اور میں اور میرے مرید گولڑہ شریف سے فیض یافتہ ہیں اور انشاء اللہ تا زندگی ان کے عقائد اور تعلیمات کے مطابق دینی کام کرتے رہیں گے۔ جبکہ وہاں موجود علاقہ کی اہم شخصیات نے پیر محمد افضل قادری مرکزی امیر عالمی تنظیم اہلسنت کا شکریہ ادا کیا اور ان کی کوششوں کو سراہا جن کی وجہ سے جلال پور جٹاں کی فضا بہتر ہوئی ہے اور علاقہ جو ہرآباد ایک بڑی خون ریزی سے بچ گیا۔ آخر میں فریقین نے اس بات کا عہد کیا کہ وہ اس پرفتن اور افراتفری کے دور میں بزرگان دین کے مشن کے احیاء کیلئے دن رات کام کرینگے اور مخلوق خدا کو راہ ھدایت پر لانے کیلئے ہر ممکن کوشش کرینگے۔ اس موقع پر اعلان کیا گیا کہ پیر محمد افضل قادری مدظلہ کی زیر انتظام عظیم الشان دینی مدرسہ قائم کیا جائے گا جہاں بچے اور بچیوں کیلئے شاندار اور اعلیٰ تعلیم کا انتظام ہوگا۔ آخر میں استاذ العلماء، جناب پیر صاحب نے حاضرین اور امت مسلمہ کیلئے دعا کروائی۔ یاد رہے کہ اندریں حالات مفتی ابراہیم سیالوی ودیگر مفتیان نے کہا کہ کفر وارتداد سے متعلقہ الزامات شرعی ثبوت کیساتھ فی الوقت ثابت نہیں ہوئے لہذا دین اسلام اس بات کی اجازت نہیں دیتا کہ کسی کو بلاثبوت کافر یا مرتد قرار دیا جائے۔

شیران اسلام پاکستان کے زیر اہتمام لاہور تا اسلام آباد قومی یکجہتی روڈ کاروان، مختلف شہروں میں شاندار استقبال کیا گیا

گجرات: (پ ر) لاہور تا اسلام آباد قومی یکجہتی روڈ کارواں کا گجرات پہنچنے پر شاندار استقبال کیا گیا۔ تفصیلات کے مطابق شیران اسلام پاکستان نامی تنظیم کے زیر اہتمام لاہور تا اسلام آباد قومی یکجہتی روڈ کارواں چلایا گیا اور جب وہ کاروان گجرات پہنچا تو عالمی تنظیم اہلسنت گجرات کے عہدیداروں اور کارکنوں کی بھاری تعداد نے روڈ کاواں کا شاندار استقبال کیا اور مختلف نعرے لگا کر روڈ کارواں سے یکجہتی کا اظہار کیا۔ بعدازاں شاہین چوک پر قومی پرچم کشائی کی تقریب منعقد ہوئی۔ جس میں پاکستان بنانیوالے علماء ومشائخ اہلسنت کی فکر اور مشن کی امین مذہبی تنظیم شیران اسلام پاکستان کے مرکزی چیف آرگنائزر صاحبزادہ سید شجاعت علی حسین شاہ آستانہ عالیہ علی پور سیداں شریف، سرپرست اعلیٰ صاحبزادہ محمد عطاء الحق نقشبندی، مرکزی ناظم اعلیٰ صاحبزادہ خواجہ محمد ناصر رحمانی، صاحبزادہ سید محفوظ الحسنین جماعتی، امیر پنجاب محمد عاصم محمود ایڈووکیٹ سمیت دیگر مقررین نے خطاب کیا۔ اس دوران کارکنان نے اولیاء کا ہے فیضان، پاکستان پاکستان، عظیم تر بنائیں گے پیارے پاکستان کو، اولیاء کا نام لو، سبز پرچم تھام لو، نعرہ تکبیر ورسالت کے نعرے لگا کر اسلام کی سربلندی اور جذبہ حب الوطنی کا اظہار کیا۔ مذہبی تنظیم شیران اسلام پاکستان کے قائدین نے کہا کہ ہم پیر محمد افضل قادری کی قیادت پر بھرپور اعتماد کا اظہار کرتے ہیں اور ہم پیر محمد افضل قادری کے اشارے پر اپنی جانیں قربان کرنے کے لیے بھی تیار ہیں۔ انہوں نے کہا کہ پیر محمد افضل قادری مجاہد اسلام ہیں اور وہ حق وباطل کی لڑائی لڑنے سے کبھی گریز نہیں کرتے۔ قائدین شیران اسلام نے مزید کہا کہ امت مسلمہ کے دیرینہ دشمن مسلمانوں میں انتشار وتفرقہ ڈالنے کیلئے اپنی سازشوں میں مصروف ہیں اور اس کے اثرات پاکستان پر اثر انداز ہو رہے ہیں۔ وطن عزیز دہشت گردی وتخریب کاری کی لپیٹ میں ہے۔ صوبوں کا انتشار غیر جمہوری سیاسی رویئے عدلیہ کا بحران، مذہبی اپوزیشن کی بلیک میلنگ، قیادت کا فقدان، ایڈ ہاک پالیسیاں، بے روزگاری، قتل وغارت گری، ظلم اور کرپشن سے ملک کو تباہی کے دہانے لا کھڑا کیا ہے۔ قیام پاکستان کے مخالفین کی منفی سرگرمیوں نے ملکی وحدت کو خطرے میں ڈال دیا ہے۔ ان حالات میں پاکستان بنانے والے علماء ومشائخ اہلسنت، نظریہ پاکستان کے تحفظ اور نظام مصطفیٰ ﷺ کے نفاذ کیلئے متحد ہو جائیں تا کہ قیام پاکستان کے مخالفین کا بوریا بستر گول کیا جا سکے۔ مقررین نے کہا کہ حکومت وقت قیام پاکستان کے مخالفین مذہبی عناصر کو گود میں بٹھا کر فرقہ واریت کو ہوا دے رہی ہے اس کے برعکس پاکستان بنانیوالوں کے ساتھ سوتیلی ماں جیسا سلوک ہو رہا ہے لیکن اب ہم استحکام پاکستان کیلئے ہر قسم کی قربانی کیلئے تیار ہیں۔

marfat.com

موجودہ حالات میں مسلمانوں اور بالخصوص علماء ومشائخ اور رہنما حلقوں پر لازم ہے کہ وہ اسلامی اقدار کی حفاظت اور فروغ اسلام کیلئے بھرپور کردار ادا کریں: امیر عالمی تنظیم اہلسنت

گجرات (اخبارات) عالمی تنظیم اہلسنت کے زیر اہتمام میلاد النبی ﷺ کے سلسلہ میں اندرون و بیرون ملک خواتین وحضرات کے کثیر پروگرام منعقد ہوئے۔ جبکہ گجرات میں میلاد النبی ﷺ کے حوالہ سے سب سے بڑا جلوس عالمی تنظیم اہلسنت کے زیر اہتمام نکالا گیا جس کی قیادت استاذ العلماء، پیر محمد افضل قادری امیر عالمی تنظیم اہلسنت نے کی۔ ایک میل لمبے جلوس میلاد میں ہزاروں لوگوں نے شرکت کی اور جگہ جگہ تاجروں اور اہل علاقہ نے استقبالیے اور جلوس کی چھتوں پر چھڑکاؤ کیا اور جلوس کے شرکاء میں انواع واقسام کے مشروب اور مٹھائیاں وغیرہ تقسیم کے۔ جلوس میلاد باب غوث اعظم بائی پاس روڈ گجرات سے شروع ہوا اور بائی پاس روڈ، شاہین چوک، سرگودھا روڈ، شاپ گلہ، ریلوے روڈ، جی ٹی ایس چوک، سے گزرتے ہوئے تقریباً 7 کلومیٹر کا راستہ طے کرتے ہوئے عنایت پارک فوارہ چوک گجرات پہنچا جہاں عظیم الشان میلاد کانفرنس منعقد ہوئی۔ میلاد کانفرنس اور جلوس میلاد میں دیہاتوں اور محلوں سے نکلنے والے تقریباً 40 جلوس شامل ہوئے۔ پیر محمد افضل قادری نے اپنے خطبہ صدارت میں مسلمانوں پر زور دیا کہ وہ میلاد منانے کے ساتھ ساتھ مقاصد میلاد پر بھی توجہ دیں اور شاعت دین اور غلبہ اسلام کیلئے بھرپور کردار پیش کریں۔ انہوں نے کہا پوری دنیا کے غیر اسلام اور مسلمانوں کے خلاف ایک ہو چکی، مسلم حکمرانوں کی اکثریت دشمنان اسلام کی ایجنٹ بن چکی، اور پاکستان کے حکمران دشمنان اسلام کے اشاروں پر چلتے ہوئے مملکت خداداد پاکستان میں روشن خیالی اور اعتدال پسندی کا نعرہ لگا کر لادینیت اور فحاشی کی ترویج کر رہے ہیں ان حالات میں مسلمانوں اور بالخصوص علماء، مشائخ اور رہنما حلقوں پر لازم ہے کہ وہ اسلامی اقدار کی حفاظت اور فروغ اسلام کیلئے بھرپور کردار ادا کریں۔ دیگر اظہار خیال کرنے والوں میں مبلغ برطانیہ علامہ شاہ حسین قادری، مبلغ امریکہ مفتی عظیم قادری، ناظم گجرات سید حسن محبوب، علامہ ابوتراب صدیقی، مفتی عبدالغفور قادری، سید حسن رضا شامل ہیں۔

عالمی تنظیم اہلسنت کے مرکزی امیر پیر محمد افضل قادری امریکہ کے دو ہفتے کے تبلیغی، تنظیمی وروحانی دورہ کے بعد واپس پاکستان پہنچ گئے

نیویارک (رپورٹ) عالمی تنظیم اہلسنت کے مرکزی امیر پیر محمد افضل قادری امریکہ کے دو ہفتے کے تبلیغی، تنظیمی وروحانی دورہ کے بعد واپس پاکستان پہنچ گئے ہیں۔ تفصیلات کے مطابق پیر محمد افضل قادری مہتمم جامعہ قادریہ عالمیہ وشریعت کالج طالبات نیک آباد مراڑیاں شریف جب امریکہ سے روانہ ہوئے تو ایئرپورٹ پر تنظیمی کارکنوں اور مریدین نے انہیں الوداع کیا۔ استاذ العلماء پیر محمد افضل قادری مدظلہ نے امریکہ کی مختلف ریاستوں میں دینی اجتماعات سے خطاب کرنے کے علاوہ مختلف اسلامک سنٹرز کا دورہ کیا اور ان کی راہنمائی کی۔ انہوں نے اپنے شیڈول کے مطابق مختلف شہروں میں منعقدہ بڑے اجتماعات سے خطاب کے علاوہ اہم شخصیات سے ملاقاتیں کیں اور دینی نشستوں میں کئے گئے سوالوں کے جوابات دیئے اور غیر مسلموں کی جانب سے اٹھائے گئے اعتراضات کے جوابات دیئے اور مریدین ودیگر لوگوں کو تصوف وروحانیت کے اسباق دیئے۔ اور عالمی تنظیم اہلسنت امریکہ کو مزید منظم کرنے کیلئے ضروری اقدامات اٹھائے۔ اور امریکہ میں ''جامعہ قادریہ عالمیہ'' (نیک آباد مراڑیاں شریف بائی پاس روڈ گجرات) کی مزید شاخیں قائم کرنے کا جائزہ لیا گیا۔

خواتین اللہ تعالیٰ سے ڈر جائیں اور اسکے احکامات پر خود اور دوسروں کو عمل کرائیں تاکہ جہنم سے بچنے کا سامان ہو جائے! شکستہ قبروں میں غور کریں کہ کیسے کیسے حسینوں کی مٹی خراب ہو رہی ہے! خواتین سب سے زیادہ علم دین پر توجہ دیں کیونکہ علم دین سے ہی خالق کائنات اور اس کی عظمتوں واحکام کی معرفت حاصل ہوتی ہے: عالمی تنظیم اہلسنت شعبہ خواتین کے سالانہ دینی اجتماع سے محترمہ ک۔ قادری کا خطاب، ہزاروں خواتین کی شرکت

گجرات (نیوز ایجنسی + اخبارات) عالمی تنظیم اہلسنت شعبہ خواتین کا سالانہ دینی اجتماع اختتام پذیر ہو گیا۔ اس تاریخی اجتماع میں ملک بھر سے ہزاروں خواتین نے بڑے بڑے قافلوں کی صورت میں شرکت کی۔ اجتماع کی صدارت پیشوائے اہلسنت پیر محمد افضل قادری کی ہمشیرہ محترمہ ک۔ قادری پرنسپل شریعت کالج طالبات، مرکزی نگران عالمی تنظیم اہلسنت شعبہ خواتین نے کی۔ اس موقع پر شریعت کالج طالبات سے فارغ ہونے والی 440 مدرسات عالمات وفاضلات، قاریات اور حافظات اور ارشاد کورسز اور شعبہ میٹرک واسلامی تربیتی کورس سے فارغ ہونے والی 1000 طالبات میں اسناد اور چوغے تقسیم کئے گئے۔ جبکہ اس سال بھی جامعہ قادریہ عالمیہ کی طالبات نے ملک بھر اور آزاد کشمیر میں نمایاں پوزیشنیں حاصل کیں۔ محترمہ ک۔ قادری نے خطبہ صدارت میں خواتین سے کہا کہ اللہ تعالیٰ سے ڈر جائیں اور اللہ کے احکامات پر خود اور دوسروں کو عمل پیرا کرنے کی پوری کوشش کریں تاکہ جہنم کی آگ سے بچنے کا سامان ہو جائے۔ انہوں نے کہا شکستہ قبروں میں غور کریں کہ کیسے کیسے حسینوں کی مٹی خراب ہو رہی ہے۔ انہوں نے خواتین کو تلقین کی کہ وہ سب سے زیادہ علم دین پر توجہ دیں کیونکہ علم دین سے ہی خالق کائنات اور اس کی عظمتوں واحکام شرعیہ کی معرفت حاصل ہوتی ہے جس کی بدولت انسان سعادات دارین سے بہرہ ور ہوتا ہے۔ انہوں نے فارغ ہونے والی عالمات وفاضلات کو ہدایت کی کہ وہ شہر شہر اور گاؤں گاؤں دینی مدارس اور دینی مراکز کا جال بچھا دیں اور ہفتہ وار اور ماہانہ درس قرآن وحدیث اور دینی محافل کا انعقاد کر کے خواتین کی دینی تربیت کا اہتمام کریں اور نیک آباد (مراڑیاں شریف) سے علمی تحقیقی رسالہ ماہنامہ آواز اہلسنت کو شہر شہر وگاؤں گاؤں پہنچانے کا اہتمام کریں۔ انہوں نے خواتین پر زور دیا کہ وہ معاشرہ میں تقویٰ وطہارت اور شرم وحیا کی اقدار کے فروغ کیلئے کردار ادا کریں اور ان شیطانی قوتوں کا مردانہ وار مقابلہ کریں جو روشن خیالی اور آزادی نسواں کے نام پر لادینیت اور فحاشی وبے روی پھیلا کر مسلمانوں کو جہنم کا ایندھن بنا رہے ہیں۔ انہوں نے کہا دشمنان اسلام اور ان کے ایجنٹ اسلام کو مٹانے کیلئے اسلام پر خوفناک حملے کر رہے ہیں لہذا خواتین عالمی تنظیم اہلسنت اور نظام مصطفیٰ لیگ میں شامل ہو کر اسلامی اقدار کی حفاظت اور نظام مصطفیٰ کے نفاذ کیلئے کردار ادا کریں۔ پیر محمد افضل قادری جامعہ قادریہ عالمیہ وشریعت کالج طالبات ودیگر 250 سے زائد شاخوں کی صورت میں جو تعلیم نسواں کا عظیم تعلیمی نیٹ ورک چلا رہے ہیں خواتین وہاں زیر تعلیم رہیں کیلئے مدارس کا انتخاب کرنا چاہئے۔ اجتماع کے اختتام پر سینکڑوں خواتین نے پیشوائے اہلسنت پیر محمد افضل قادری سجادہ نشین نیک آباد کے ہاتھ پر سلسلہ قادریہ میں بیعت کی۔

شریعت آن لائن: پیر محمد عثمان افضل قادری سے اپنے مسائل کا حل پوچھنے کیلئے info@ahlesunnat.info پر میل کریں، یا 053-3511855 پر فیکس کریں۔ یا نیک آباد گجرات کے ایڈریس پر خط لکھیں۔ یا 0333-8403748 پر فون کریں۔

marfat.com

Under patronage: Pir Muhammad Afzal Qadri
Monthly Awaz-e-Ahlesunnat Gujrat Pakistan
Registerd CPL 127
URL: ahlesunnat.info e-mail: Info@ahlesunnat.info ph.(0092-53)3521401-2 Fax.3511855

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جو سر پہ رکھنے کو مل جائے نعل پاک حضور ﷺ پھر کہیں ہاں تاجدار ہم بھی ہیں

تحریک بازیابی نعلین پاک کے سلسلہ میں

سالانہ عظیم الشان

نعلین رسول ﷺ کانفرنس

31 جولائی بروز منگل بوقت 5 بجے سہ پہر بمقام داتا دربار لاہور

فرزندان توحید و رسالت قافلہ در قافلہ شرکت فرمائیں!

الداعی الی الخیر: پیر محمد افضل قادری مرکزی امیر عالمی تنظیم اہلسنّت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمدللہ و بفضلہ تعالیٰ

☆ ...... اس سال 750 سے زائد مسافر طلبہ و طالبات کیلئے فری خوراک، فری تعلیم، اور فری رہائش کا انتظام کیا گیا ہے۔

☆ ...... اس سال شریعت کالج طالبات کے مختلف درجات سے 440 عدد عالمات، فاضلات، قاریات اور حافظات کو اسناد عطا کی گئیں۔

☆ ...... اس سال شارٹ کورسز، اور شعبہ کمپیوٹر سے 1000 خواتین نے فراغت حاصل کی۔

☆ ...... گزشتہ تعلیمی سال میں 50 عدد علماء قراء اور حفاظ کی دستار بندی کی گئی، جبکہ شاٹ کورسز اور مختصر وقت میں مستفید ہونے والے مرد حضرات کی تعداد ان گنت ہے۔

☆ ...... آپ کے جامعہ قادریہ عالمیہ اور اسکے شعبہ خواتین شریعت کالج طالبات کی 250 سے زائد شاخوں کی کارکردگی اس کے علاوہ ہے۔

☆ ...... جبکہ مرکز اور کئی شاخوں میں مساجد و درسگاہوں کی تعمیر کا کام جاری ہے۔

اعلان داخلہ برائے شعبہ طالبات

شریعت کالج طالبات کے تمام شعبہ جات میں طالبات کیلئے داخلہ جاری ہے! داخلہ کیلئے صبح 9 بجے سے دوپہر 12 بجے تک آئیں۔

منجانب: شعبہ نشر و اشاعت

فون 053-3521401 ، 053-3521402 فیکس 3511855 موبائل 0333-8403748، 0300-9622887
شعبہ خواتین 053-3522290، 053-3001402 ای میل Info@ahlesunnat.info ویب ahlesunnat.info

marfat.com